ھو القادر

کشکول سید الھند

(حصہ دوم)

:ازقلم:

حضرت علامہ ومولانا ابوالحسام السید الشاہ اعجاز احمد القادری الرزاقی مدظلہ العالی
سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ رزاقیہ میاں محلہ پرانا شہر داؤ دنگر ضلع اورنگ آباد بہار

ناشر
مکتبہ عطاء سیدنا
خانقاہ عالیہ قادریہ رزاقیہ میاں محلہ داؤ دنگر اورنگ آباد (بہار)
Mob:8757266786,7250172129

طبع اول	:	کشکول سید الہند رضی اللہ عنہ (حصہ دوم)
مصنف	:	حضرت علامہ مولینا ابوالحسام سید شاہ اعجاز احمد القادری الرزاقی
طبع اول	:	۲۰۱۶ء
صفحات	:	۱۰۸
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۲۰۰ / روپے
کمپوزنگ	:	زمزم پرنٹ گولپار، رامگڑھ Mob.: 9939898389
ناشر و مطبع	:	مکتبہ عطائے سیدنا خانقاہ عالیہ قادریہ رزاقیہ میاں محلہ داؤد نگر-824143
مطبع	:	زمزم پرنٹ جامع مسجد گولپار رامگڑھ

فہرست مضامین

عرض حال

کشکول سید الہند حصہ اول کی مقبولیت کے بعد برادران طریقت کا عرصے دراز سے اصرار تھا کہ اس کا حصہ دوم بھی معرض وجود میں لایا جائے تا کہ دیگر شجرۂ منظومہ اور وردو وظائف اوراذکار واشغال وغیرہ کی اہم کڑی سے برادران طریقت روشناس ہوسکیں ،اس لئے تمام مشغولیت کے باوجود اس رسالہ کو منصۂ شہود پر لایا گیا تا کہ کوئی تشنہ کام نہ رہ جائے اور ساتھ ہی مقدمہ بھی تحریر کیا گیا تا کہ تصوف کی راہ بھی ان پر روشن وتابناک ہوجائے !

خوردن برائے زیستن وذکر کردن است؛

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است؛

فقیر ابوالحسام السید الشاہ **اعجاز احمد القادری** الرزاقی عفی عنہ

خانقاہ عالیہ قادریہ رزاقیہ میاں محلہ پرانا شہر داؤد نگر اورنگ آباد، بہار،

هوالقادر

انتساب

اس ہستی بے مثال کے نام جسے دنیا

۱۔سید محی الدین ۲۔سلطان محی الدین ۳۔فقیر محی الدین ۴۔خواجہ محی الدین ۵۔مخدوم محی الدین ۶۔غریب محی الدین ۷۔بادشاہ محی الدین ۸۔شیخ محی الدین ۹۔درویش محی الدین ۱۰۔ولی محی الدین ۱۱۔مولانا محی الدین، محی الدین محی الدین محی الدین۔

کے اسماء یازدہ کو وظیفہ بناتی ہے اور اچھی طرح جانتی پہچانتی ہے۔جو دین کی جان ہیں ،حق کی پہچان ہیں، اسلام کی شان ہیں، سلسلہ کی کان ہیں، میرے ایقان ہیں،

شکم مادر ہی سے حافظ قرآن ہیں

شریعت کے پاسبان ہیں طریقت کے نگہبان ہیں حقیقت کے ترجمان ہیں معرفت کے نشان ہیں جنکا سورج نصف النہار پر چمک رہا ہے اور تا قیامت چمکتا ہی رہے گا۔ جنکا پرچم فرش سے عرش تک لہرا رہا ہے اور قیامت تک لہراتا ہی رہے گا۔

جنکا پیغام مریدوں کے نام مریدی لاتخف ہے جنکی بیعت خاتمہ بالخیر کی ضمانت ہے ،جنکے اوراد واذکار اور اشغال ومراقبہ وغیرہ تمام سلسلے سے مختصر مگر کامل تر زود اثر ہیں۔

یا قطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر

بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

بدر درگاہ والا سائم اے آفتاب

خاطر نا شاد را کن شاد یا پیران پیر

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

تقریظ

تقریظ جلیل صدرِ اسلام حضرت علامہ سیّد شاہ محمد ریحان احمد قادری اشرفی مدظلہ العالی

خادم الافتاء والتدریس دار العلوم نوریہ احسانیہ بھرواری، ضلع کوشامبی (یوپی)

(مبسملاً حامداً مصلیاً)

جس طرح علم اصول عقائد، پھر مسائل نماز، زکواۃ، روزہ وغیرھا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔اسی طرح مسائل قلبیہ مثلاً تواضع، اخلاص، زہد، توکل وغیرھا اور ان کے طرقِ تحصیل، اور محرمات باطنیہ، مثلاً تکبر، ریا، بغض وحسد، خود پسندی وغیرھا اوران کے معالجات کا تعلم بھی فرض عین ہے۔جس طرح بے نمازی فسق وفجور میں مبتلا ہے اسی طرح ریا سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے گویا اسلام میں دو طرح کے اعمال ہوتے ہیں۔ایک وہ اعمال جن کا انسان کی جوارح جسمانی سے تعلق ہے اور دوسرے وہ اعمال جو قوائے باطنی (قلب) سے متعلق ہیں۔

فرائض قلبیہ، متابعت شریعت، تزکیۂ باطن اور ترکِ خواہشاتِ نفس کا نام تصوف ہے جو جمہورِ اسلام کا متفقہ مسئلہ اور چمن اسلام کا شجرِ حیات ہے، تصوف کو برصغیر میں احیاء دین کی سب سے بڑی تحریک کہا جا سکتا ہے۔سوئے اتفاق سے آج اکثر مدارس عربیہ سے تصوف کا رنگ ہوا ہو گیا اور اکثر خانقاہوں میں خانقاہ کی فلک بوس عمارت، مزار شریف کی زیارت، چڑھاوے اور صندل وگاگر میں اسیر ہو کر رہ گیا تصوف کی حقیقت قرآن حکیم میں تلاش کرنا زیادہ مفید ہے۔جس کی آیت کریمہ تصوف کا رہنما اصول ہے۔ ربنا والبعث فیھم الخ یعنی پروردگار! لوگوں کے درمیان ایک رسول کو مبعوث فرمایا جو ان کے سامنے میری آیتوں کی تلاوت کرے انہیں کتاب و

حکمت کی تعلیم دے اوران کے نفوس کو پاکیزہ بنائے (البقرہ آیت ۱۲) آیت کریمہ سے بشر کے نہاد باطن میں خوابیدہ قوت کو بیدار کرنے کی تین منزلیں اخذ کی جاسکتی ہیں وہیں پہلی منزل آیت قرآنی کی تلاوت دوسری منزل کتاب وحکمت کی تعلیم اور تیسری منزل نفوس کا پاکیزہ بنانا انہیں تینوں منزلوں سے گزرنے پر تصوف کی تکمیل ہوتی ہے لیکن ان منازل سے گزرنے کے لئے ایک رہنما کی ضرورت ناگزیر ہوتی ہے!

زیر نظر کتاب بنام کشکول سیّد الہند کے مصنف جامع شریعت وطریقت آبروئے اہلِ سنّت ومسلک قادریت مرشد کامل سخن سنج وسخن نواز و ہردل نواز غازیٔ دوراں حضرت علاّمہ و مولینا ابوالحسّام سیّد شاہ اعجاز احمد القادری الرزاقی امجھری ثم داؤدنگری جوقطب الاقطاب فردالافراد سیّد الہند حضرت سیّدنا امیر سیّد محمدن القادری البغدادی ثم الہندی الامجھری رضی اللہ عنہ کے منجھلے صاحبزادے یعنی سیّدنا جلال الحق والدین ابدال قادری الرزاقی رضی اللہ عنہ سجادہ نشیں سیّدنا امجھری رضی اللہ عنہ کی اولاد سجادگان میں سے ہیں اور یکے بعد دیگرے خانقاہ عالیہ قادریہ رزاقیہ پاک کے مرتبہ سجادگی پر فائز ہیں۔ موصوف ایک متجر ذی صلاحیت عالمِ شرع ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم المرتبت خطیب کہنہ مشق فقیہ اور صاحبِ سلوک وطریقت بھی ہیں اور حضرت قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق تصوف کے دومراتب یعنی تلاوت آیت قرآنیہ اور حکمت وکتاب کی تعلیم وتدریس (مدرسہ) جامع سیّدنا اور اپنی خانقاہ میں واعظ ونصیحت کی شکل میں فرمایا کرتے ہیں اور اپنے مشائخ قادریہ چشتیہ کے اصول پر سختی سے کاربند ہیں۔ اس کتاب کی دوسری جلد کو راقم الحروف نے جستہ جستہ دیکھا ہے جو تصوف کے آخری مرحلۂ تزکیۂ باطن اور تصفیۂ قلب کے اعمال اوراد ووظائف اور چند اصطلاحات پر حاوی، تصوف میں بنیادی اور کلیدی اہمیت کی حامل ہے جو پڑھنے والوں میں ذوقِ مشاہدہ اور شوقِ تجربہ پیدا کرے گی۔ موصوف نے اس کتاب کو تحریر فرما کر دین محمدی کے اہم

فرائض کا حق ادا فرمایا ہے اور سالکان طریقت اور طالبان شریعت پر احسان عظیم فرمایا ہے اور تصوف کے انحطاط اور بحرانی دور میں حضور سیّدنا غوث الاعظم اور غریب نواز علیہما الرحمۃ والرضوان کی روش اور تابناک سیرت اور جملہ مشائخ عظام اور داعیانِ اسلام کے مساعیٔ جمیلہ کو قائم و دائم رکھنے کی سعی جمیل فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کے وجود مسعود کو ہمارے درمیان تادیر قائم رکھے اور اس کتاب سے جملہ وابستگان سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ کو مستفیض فرمائے آمین بجد الامین صلی اللہ علیہ وسلم

چھیڑ کر سازِ لا الٰہ تڑپا گیا کوئی
عالم تھا محوِ خواب جگا گیا کوئی

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے　　دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کا بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل　　اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے

طالبِ دعا

سیّد محمد ریحان احمد قادری اشرفی عفی عنہ

هو القادر

مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی

گر شریعت جسم ہے تو یہ طریقت لحم ہے   بس حقیقت استخواں تو معرفت ہی جان ہے

اس شعر میں شاعرانہ تخیل ہی نہیں بلکہ حقیقت کی عکاسی بھی ہے۔ مختصر شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی تشبیہی تعریف کی گئی ہے اور اس شعر کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کی بغیر شریعت کے طریقت کا دعویٰ کرنا حقیقت سے روگردانی اختیار کرنا ہے اور جب حقیقت سے منحرف ہو گیا تو معرفت کی جلوہ گری سے کب آشنا ہو سکے گا۔ اس لئے کہ بغیر شریعت کے صرف طریقت پر گامزن ہونا محال ہے۔ جیسا کہ جسم کا چمڑا اتارنے کے بعد انسان کی حالت ابتر ہو جائے گی اور بقیہ زندگی اس کی اجیرن ہو جائے گی۔ گوشت نظر آئے گا، مکھیاں اپنا مسکن بنائیں گی اور جراثیم اس کی ہلاکت کا سبب بنیں گے۔ گویا شریعت ہی طریقت کی محافظ ہے۔ صرف تصوف کا دعویٰ کرنا اور شریعت سے منہ موڑنا اسلام دشمنی کے مترادف ہے۔ جیسا کہ کسی نے خوب کہا ہے:

اک تصوف ہے روشنی کا گھر اک تصوف ہے تیرگی کا مقام

جو تصوف خلاف سنت ہو اس تصوف کو دور ہی سے سلام

اور اسی باب میں قطب ربانی محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا یہ قول خانوادے میں بہت مشہور و معروف ہے!

بغیر شریعت کے طریقت ضلالت و گمراہی ہے!

اور یہ حقیقت ہے کہ بغیر ظاہر کے باطن پر عمل اس دنیا میں ممکن ہی نہیں! شریعت ظاہر امور پر عمل کرنے کا نام ہے تو طریقت تزکیہ باطن حاصل کرنے کا راستہ!

جس طریقے پر چل کر صوفیاء کرام نے روحانی کمال حاصل کیا اسی راہ کو تصوف کا نام دیا گیا۔ اس لئے کہ تصوف کی مختصر تعریف یوں ہے:

اَلتَّصَوُّفُ تَصْفِیَۃُ الْخِیَالَاتِ عَنْ مَاسَوِیٰ اللّٰہ

تصوف نام ہے سوائے اللہ کے تمام خیالات سے پاک ہونا

گویا تصوف کی مختصر تعریف یوں ہوئی ''اللہ بس باقی ہوس''

اس مختصر سی وضاحت کے بعد یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ تصوف علم طریقت اور اس کے اسرار و رموز، معارف و حقائق اور معانی کا نام ہے۔ خیالات و تصورات پر قابو پانے کا اہم باب ہے اور جب تک انسان اپنے خیالات پر قابو نہیں پاتا ہے اس وقت تک دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر خدا کی قربت اور محبوبیت سے ناآشنا رہتا ہے اور شیطان کا آلہ کار بنا رہتا ہے لیکن جیسے ہی اپنی توجہ کو دنیا سے دور کرتا ہے اور ساری قوت توانائی کو خدا کی جانب مبذول کر دیتا ہے تو اس کو اللہ کی رحمت اپنے دامن کرم میں لے کر دین و دنیا میں سرخرو کرا دیتی ہے، شریعت و طریقت کا تاج پہنا دیتی ہے۔

چوں کہ شریعت ظاہری اسباب ہے تو طریقت باطنی۔ شریعت آدمی کو انسان بنانے کے لئے کوشاں ہے تو طریقت انسان کو روحانی معراج کرانے کے لئے بیتاب۔ شریعت نفس پر عقل کو غالب کرنے کا درس دیتی ہے تو طریقت عقل پر عشق کو غالب کرنے کا پیغام۔ شریعت حسن ظاہر ہے تو طریقت حسن باطن۔ شریعت عبادت کا طریقہ سکھاتی ہے قیام وسجود کے آداب بتاتی ہے خدا کے حضور بندے کو بندگی کا سلیقہ بتاتی ہے تو طریقت قیام وسجدے اور عبادت کو مقبولیت کا شرف عطا کرتی ہے۔ شریعت خدا کی قربت کا اہتمام کرتی ہے تو طریقت محبوبیت کی منزل پر فائض کراتی ہے۔ شریعت بندے کو طرزِ بندگی سکھاتی ہے تو طریقت محبت کا سامان بہم پیدا کرتی ہے۔ شریعت جسم کو پاک وصاف کرتی ہے تو طریقت روح کو پاکیزگی عطا فرماتی ہے۔ شریعت دماغ کو روشن ومنور کرتی ہے تو طریقت قلب کی ظلمت وتیرگی کو مجلا ومصفا کرتی ہے۔ شریعت کرنے پر فتویٰ لگاتی ہے تو طریقت سوچنے پر۔ شریعت فعل پر پہرا بٹھاتی ہے تو طریقت فکر فعل پر۔ شریعت علم کی دولت سے نوازتی ہے تو طریقت شعور کی منزلِ لازوال سے مالا مال کرتی ہے۔ شریعت علم سفینہ ہے تو طریقت علم سینہ!

سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز　　شریعت وضو ہے، طریقت نماز
عبادت سے عزت شریعت میں ہے　　عبادت کی لذت طریقت میں ہے
شریعت میں تاکیدِ ضبطِ نصوص　　طریقت میں ذوقِ عمل با خلوص
شریعت عبادت ہے اللہ کی　　طریقت محبت ہے اللہ کی
طریقت قدم ہے، شریعت ہے راہ　　شریعت زباں ہے، طریقت نگاہ
شریعت میں دین اور ایمان ہے　　طریقت میں تسکین و ایقان ہے

شریعت در محفلِ مصطفےٰؐ طریقت عروجِ دلِ مصطفےٰؐ
شریعت میں ہے قیل و قالِ حبیب طریقت میں محوِ جمالِ حبیب
سخن سنجیاں گو ہوں میری درست مگر قولِ سعدی نہایت ہے چست

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

گویا شریعت مادی اسباب کو پاکیزہ بناتی ہے تو طریقت روحانی حالات و کیفیات کو افشاں کرتی ہے! شریعت کی راہ جب مکمل ہوتی ہے تو طریقت کے راستے بھی ہموار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ کمالِ شریعت کی علامت یہی ہے کہ عبادت میں ذوق وشوق پیدا ہوا اور قلب کے اندر لذتِ روحانی کی جستجو بیدار ہو جائے۔ اس وقت بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ظاہری عبادت نے باطنی عبادت کی توفیق عطا کی۔ جسمانی عبادت میں روحانی تعلق پیدا ہو چلا ہے۔ یہی ابتدائی طریقت ہے۔ جس طرح شریعت کے اسباق کے لئے علمائے حق کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح طریقت کے درس کے لئے کسی مرشدِ کامل کی!

اسی لئے کہا گیا ہے کہ علماء کے شاگرد صوفیا ہیں اور صوفیاء کے مرید علماء۔ علم ظاہر علماء بتائیں گے تو علم باطن صوفیا!

ان دونوں طبقوں میں ربط کا ہونا ضروری ہے۔

جیسا کہ اگر کوئی تصوف جاننے کا دعویٰ کرے مگر نہ عالم ہو اور نہ علماء برحق سے رابطہ رکھے تو وہ بہت بڑا گمراہ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عالم ہونے کا دعویٰ کرے اور کسی مرشد کا مرید نہ ہو تو وہ فاسق ہے اور اگر کسی نے دونوں علم کو حاصل کر لیا تو وہ بہت بڑا محقق ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ باطنی

علم حاصل کرنے کے لئے مرشد کامل کی اشد ضرورت پڑتی ہے جو کہ باطنی تعلیم یعنی اذکار واشغال بتائے روحانی وقلبی لذتوں اور عبادتوں کے مزوں سے واقف کرائے۔ جب کمال محنت ریاضت سے طریقت کی منزل طے ہوجاتی ہے تو اسی وقت حقیقت کی منزل سامنے آتی ہے جس میں تمامی مخلوقات کی اصلیت و ماہیت کا علم اور یقینی مشاہدہ ہوجاتا ہے۔ جب دیدۂ دل سے ہر شے کی حقیقت واصلیت دکھائی دیتی ہے کسی چیز کی تحقیق میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں رہتا ہے تو وہیں سے ابتداء معرفت کی ہوتی ہے جس مقام پر پہنچ کر سالک کو خالق کا پورا علم معرفت حاصل ہوتا ہے اور یہی عظیم کامیابی ہے۔ جیسا کہ نص قطعی سے واضح ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى تحقیق کہ سب سے عظیم کامیابی دل کی صفائی اور اپنے رب کا نام جپنا نماز کی پابندی کرنا!

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے چند چیزوں کا تذکرہ فرمایا ہے ایک عظیم کامیابی دوسرا دل کی صفائی تیسرا اللہ کے نام کا ورد کرنا چوتھا نماز کی پابندی کا اہتمام کرنا۔

گویا اللہ رب العزت نے سلسلہ وار چند چیزوں کا تذکرہ فرما کر ایک دوسرے کا ربط ظاہر فرمادیا ہے یعنی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو دل کو پاک وصاف کرو مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دل صاف کیسے ہوگا تو جواب ملا اسم اللہ کے ذکر سے اللہ کا نام جپنے سے یعنی دل کی صفائی کا بہترین صیقل اسم اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جیسا کہ اس فرمان سے مکمل دلیل ملتی ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى ہر چیز کے لئے ایک صیقل ہے اور دل کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے!

اس کے بعد نماز کی پابندی کرنا یعنی جب دل پاک وصاف ہوجائے گا تو نماز کا صحیح لطف وذائقہ بھی ملے گا، خدا کے جلوے کا نمود ہوگا اور اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ کی پوری وضاحت ہوگی اور یہ حقیقت ہے کہ جس کے دل میں دنیا بسی رچی ہوگی وہ نماز میں بھی اپنے مالک سے دوری

رہا کرتا ہے اور صرف کسی طرح اپنے اوپر کا بوجھ اتار پھینکتا ہے لیکن حقیقی طور پر جس کا دل مصفا و مجلا ہوتا ہے وہی نماز کی لذت سے آشنا ہوتا ہے اور اس کا ایک ایک رکن اس کے لئے ایک نئے ذائقے کا سامان پیدا کرتا ہے اور وہ خدا کے جلوے میں ایسا کھو جاتا ہے جس کی لذت کو بیان کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ نماز پڑھنا اور ہے نماز کی لذت سے آشنا ہونا اور، نماز ادا کرنا اور ہے نماز میں محو ہو جانا اور۔ اس لئے کہ یہ حقیقت ہے کہ نماز خدا اور بندے کی قربت کا واحد ذریعہ ہے جو بندے کو اپنے خالق کے قریب کرتی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف سے وضاحت ہوتی ہے کہ جب بندہ فرائض ادا کرتا ہے تو خدا اسکو قریب کر لیتا ہے اور جب بندہ نوافل ادا کرتا ہے تو خدا اس کو محبوب بنا لیتا ہے۔ اس لئے صوفیاء کرام نے فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل کی طرف کافی زور دیا ہے اور نوافل کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ فرائض مخصوص ہیں مگر نوافل کی کوئی حد نہیں جتنا چاہیں اس قدر اضافہ کرتے جائیں یہ اپنی طاقت اور جذبۂ کامل پر منحصر ہے!

اس لئے صوفیاء کرام نے ذکر کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اول ناسوتی دوئم ملکوتی سوئم جبروتی چہارم لاہوتی! ذکر ناسوتی کو شریعت کہتے ہیں وہ ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہے، ذکر ملکوتی کو طریقت کہتے ہیں وہ الا اللہ کا ذکر ہے، ذکر جبروتی کو حقیقت کہتے ہیں وہ اللہ کا ذکر ہے اور ذکر لاہوتی کو معرفت کہتے ہیں وہ ذکر ھو کا ہے!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو ناسوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو ملکوت اور آپ کے احوال کو جبروت اور وصول الی اللہ کو لاہوت کہتے ہیں۔

عالم ظاہر کو ناسوت، عالم فرشتہ کو ملکوت، عالم ارواح کو جبروت اور ان عالموں سے علیحدہ کو لاہوت کہتے ہیں!

گویا لاہوت ذات، جبروت صفات، ملکوت فعل اور ناسوت اثر فعل ہے!

شریعت تزکیہ جوارح، طریقت تصفیہ دل، حقیقت تجلیہ روح

جسم ظاہر ناسوت، دل ملکوت، روح جبروت اور سر لاھوت ہے!

ابتداء عالم ناسوت سے ہوتی ہے جب سالک ناسوت سے گزرا ملکوت میں پہنچا جب ملکوت سے گزرا جبروت میں پہنچا جب اس عالم سے ترقی کرتا ہے تو لاھوت میں پہنچ کر فانی فی اللہ و باقی اللہ ہو جاتا ہے!

ذکر زماں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ذکر روح ھو ھو ذکر سر انا انا اس سے آگے نہ عبارت ہے نہ اشارت!

جب ان منزلوں سے طالب مولیٰ گزر جاتا ہے تو اللہ رب العزت اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے جیسا کہ اس حدیث قدسی سے ظاہر ہے! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قَالَ مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے گا اس شخص کو میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔

وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ اور میرا بندہ میری کسی محبوب چیز کے ذریعہ میرا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتا جتنا کہ میرے فرائض کو ادا کر کے میرا قرب حاصل کر سکتا ہے وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ اور ہمیشہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔

فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَ بَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَ رِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَ اِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنْ اِسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ رواہ البخاری (مشکوٰۃ ۱۹۷)۔

پھر میں جب اپنے بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور وہ اگر مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو میں ضرور ضرور اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں!

گویا اس بندے کی ذات صفات الٰہی سے متصف ہو جاتی ہے اور پھر اس میں ایسی قوت وتوانائی آجاتی ہے جیسا کہ لوہا آگ میں رہنے کے بعد آگ کی خاصیت پیدا کر لیتا ہے اور بعینہ وہی کام کرنے لگتا ہے جس طرح آگ کرتی ہے!

بس اسی طرح اللہ کا بندہ تمام روحانی صفات سے متصف ہو کر مخلوق پر اپنا تصرف جاری کرتا ہے، مظلوموں کی دادرسی کرتا ہے، دنیا میں امن وشانتی کا پیغام دیتا ہے، حق وناحق میں طرۂ امتیاز پیدا کرتا ہے اور جب تک حیات ظاہر میں رہتا ہے شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت سے لوگوں کو روشناس کراتا رہتا ہے، اسلام کا صحیح چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اوامر ونواہی کی پابندی کراتا ہے۔ گویا خدا اور بندے کے درمیان واسطہ بن جاتا ہے۔

اور جب اس عالمِ فنا سے عالمِ بقا کی طرف کوچ کرتا ہے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ (یعنی موت ایک پل ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملا دیتی ہے) کی لذتوں سے ہمکنار ہوتا ہے اور لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقُلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ (یعنی خدا کے دوست مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے کی طرف نقلِ مکانی کر جاتے ہیں) کا حق دار بن جاتا ہے۔

گویا تمام قوت وتوانائی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے دوست کے جلوؤں سے فیضیاب

ہوکر ایک عالم کو اس فیضِ بیکراں سے نوازتا رہتا ہے۔بس یہی وجہ ہے کہ اہل حق اہل اللہ کے مزار مقدس کی حاضری کو اپنا نصیبہ جانتے ہیں اور اپنا حل تلاش کرتے ہیں جیسا کہ امام شافعی امام ابوحنیفہ کے مزارِ مقدس پہ حاضر ہوکر مسئلہ کا حل تلاش کرتے تھے اور صحیح جواب لےکر روانہ ہوتے تھے ایسے ہی ہر مخلوق روضۂ ولی پر روز و شب حاضر رہا کرتی ہے اور اپنے اپنے طریقے سے خدمت انجام دےکر عقدۂ مالا ینحل کا حل نکالتی ہے۔اور دینی و دنیاوی مرادیں پاکر خراجِ عقیدت ومحبت پیش کرتی ہے۔یہ سچ ہے کہ ہمارا ظرف تنگ ہوسکتا ہے مگر ان کے فیضانِ کرم کا دریا جوش مارتا ہے اور مارتا ہی رہےگا اور زبان حال سے یہ کہتا ہی رہےگا:

ہم تو مائلِ بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہروِ منزل ہی نہیں

فلک پہ چاند ستارے زمیں پہ لالہ وگل　　کہاں کہاں نہ جلے تیرے بانکپن کے چراغ

وماعلینا الاالبلاغ

فقیر ابوالحسام السید الشاہ **اعجاز احمد** القادری الرزاقی عفی عنہ

(۱)

ھوالقادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم تقبل منی!

دستورالعمل تعلیمی

یعنی جس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے فقیر صوفی، عارف اور درویش بن جاتا ہے بشرطیکہ طالب اور صدق اور عشق اور تسلیم ورضا کی صفت کے ساتھ موصوف ہو۔اس لئے اپنے سلسلے کا دستورالعمل بموجب خلقت انسان کے چار چیزوں سے مرتب ہے اور پانچویں چیز سے اکمل ہونا مراد ہے وہ تحریرات تعلیمی میں قلمبند ہوگی اور وثوق و رسوخ کے لئے اصلہا ثابت وفروعہا فی السماء جس کا مقدمہ ہے اور سلوک اکتسابی جمالی وجلالی کا متقاضی ہوتا ہے اس لئے اوّل بیعت یعنی توبہ اور توسل جو باعث حصول نسبت ہے اس کو مقدم کیا جس سے نسلاً بَیْعَتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک توسل ہے۔

دوم اوراد و وظائف پڑھنے اتباع شرع شریف کے ساتھ جو موجب حصول جمال وانوار اور مناسب باطنی وادراک میں ترقی کرنے والے ہیں جیسے تلاوتِ کلام اللہ و دلائل شریف وحزب الادعیہ وقصیدہ پاک غوثیہ وقصیدہ بردہ و درود قادریہ اور وظیفے کی کتاب جو معمولات دعاؤں کے شامل ہے اور مروجہ خاندان ہیں مثل حزب البحر اورادفتحیہ ودعائے سیفی دعائے بشمخ وغیرہ وغیرہ

سوم مرتبے میں اذکار چہارم مرتبے میں افکار یعنی مراقبات جس سے تزکیہ تصفیہ تخلیہ تجلیہ

حاصل ہوتا ہے اور سیر الی اللہ، فی اللہ، من اللہ، مع اللہ میں رسائی اور روانی ہوتی ہے اور انوار اور فیضانِ الٰہی کا مورد بن جانا نصیب ہوگا۔ اس کے لئے کتاب کشف الاسرار و مجالس الاذکار و الہام ربانی در طریقہ محبوب سبحانی و فتوح الغیب و غنیۃ و مجالس ستین وغیرہ دیکھے اور فرصت کے وقتوں میں تنہا یا احباب و مریدان کے حلقوں میں تذکار بزرگان بیان کرے یا پڑھے اور سنائے! فقط

(۲)

ھوالقادر

فنافی الشیخ

تصور شیخ ہمہ اقسام عالم میں شیخ ہی جلوہ گر نظر آئے یہ حصہ ابتدائی تعلیم کا ہے اس کے بعد اپنے شیخ سے تصور شیخ کو پختہ کرنے کے لئے تعلیم لیتا رہے تاکہ فنافی الشیخ ہو جائے!

فنافی الذات

اس کے بعد اگر شیخ حکم دے تو اپنا تصور کرے اس صورت میں سابقہ تصور کم ہو جائے گا یا بالکل نہیں رہے گا یہ اپنی استعداد پر منحصر ہے اس کو اصل میں فنافی الذات کہتے ہیں مگر اس کی بہت صورتیں ہیں جو احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتی صرف مرشد ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

قائم بالذات

اس کے بعد مستقل ہونے کی ضرورت ہے یعنی ایک ہی تصور میں قائم ہونا، چاہیے اپنے تصور میں چاہے شیخ کے تصور میں اس کو رجوع کہتے ہیں۔ اور اسی کو قائم بالذات بھی کہتے ہیں۔ مگر اس کے بعد بھی بہت محنت اور حوصلے کی ضرورت پڑتی ہے الغرض پیر کے عشق میں فنا ہو جائے تو انشاء اللہ اس کے بعد آگے کا راستہ خود بخود روشن ہو جائے گا یعنی فنا فی الرسول اور بعد اس کے فنا فی اللہ پھر طالب اپنی طرف ہوئے گا تو بقا باللہ کا مقام پا کر حق کی دعوت میں مخلوق کی طرف رجوع ہو جائے گا۔ اسی مضمون کی طرف مولانا روم فرماتے ہیں:

چوں تو کردی ذات پیر را قبول
ہم خدا آمد وہم ذات رسول

ھو القادر

ابتدائی تعلیم سلوک قادریہ رزّاقیہ پاک

خلیل بن احمد الصرصری بیان کرتے ہیں کہ قول و فعل اور نفس و وقت کا متحد رہنا اخلاص و تسلیم اختیار کرنا کتاب اللہ و سنّت رسول اللہ سے ہر لحظہ ہر وقت اور ہر حال میں موافق رہنا اور تقرب الی اللہ میں زیادہ رہنا آپ یعنی سیّدنا محی الدین سیّد ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا۔

یوں تو تمام اولیاء کرام اور مشائخ عظام کے طریقے خدا طلبی کے لئے اپنی اپنی جگہ کتاب و سنت کے مطابق قابلِ عمل باعثِ ہدایت اور خدا تک پہنچانے والے ہیں لیکن خدا رسی تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کا جو طریقہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے وضع فرمایا ہے وہ اپنی شانِ ہدایت نمائی میں بے نظیر اور لا جواب ہے، قرآن و حدیث کے مطابق اور نہایت سہل الحصول ہے۔ سلوک قادریہ کے سوا جس قدر طریقے ہیں ان میں کتاب و سنّت کی مطابقت اور اسوۂ رسول کی پابندی اتنی سخت نہیں جتنی کہ سلوک قادریہ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشائخ قادریہ اپنی شانِ تقدس میں ایک بلند و بالا مقام پر فائز ہیں۔ اب میں اس طریقہ کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں جیسا کہ قطب الاقطاب فرد الافراد حاجی الحرمین الشریفین صحیح النسبین کریم الطریقین سیّدنا و مولٰینا و مخدومنا سیّد الہند حضرت خواجہ امیر سیّد محمد القادری الرزّاقی البغدادی المعروف الجمر نی رضی اللہ عنہ سے یکے بعد دیگرے سینہ در سینہ بسلسلہ سجادگی اس فقیر تک پہنچا ہے!

اذکار جھریہ

اوّل ذکر جس کو مشائخ قادریہ رزاقیہ اجھر یہ تلقین فرماتے ہیں۔بسم اللہ کا جہر کے ساتھ ذکر ہے یعنی بلند آواز سے بسم اللہ کے الفاظ کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر خاص طریقہ پر بار بار زبان سے ادا کرنا مکمل مرشد سے سمجھیں۔

ذکر جھر کی چار قسمیں ہیں

یک ضربی۔دوضربی۔سہ ضربی۔چہار ضربی

یک ضربی

یک ضربی کا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر دوزانو بیٹھ کر سانس کو ناف کے نیچے سے بلند کرے اور لفظ اللہ کو شدو مداور جہر کے ساتھ ناف سے اٹھا کر قلب پر لگائے پھر اتنی دیر ٹھہرے کہ سانس بھی ٹھہر جائے اسی طرح بار بار کرے۔یہ عمل مرشد برحق کے سامنے مشق کرے اور سمجھے!

دوضربی

دوضربی کا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر دوزانو بیٹھ کر سانس کو بدستور سابق ناف کے نیچے روکے اور اسم اللہ کو بلند آواز سے اور سختی وقوت سے اٹھا کر ایک ضرب زانوے راست پر اور دوسری ضرب قلب پر لگائے۔

سہ ضربی

سہ ضربی کا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر چارزانو بیٹھے اور ایک ضرب زانوے راست پر اور دوسری ضرب زانوے چپ پر اور تیسری ضرب قلب پر لگائے۔ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہونی چاہئے۔

چہار ضربی

چہارضربی کا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر چارزانو بیٹھے اور اوّل ضرب زانوے راست پر اور دوسری ضرب زانوے چپ پر اور تیسری ضرب پیش رو اور چوتھی ضرب بہ شدومد اپنے قلب پر لگائے۔ نوٹ یہ تمام اذکار کا جو ذکر ہوا یہ اسم ذات کا ذکر کہلاتا ہے!

ذکر نفی واثبات

جب ذاکر اسمِ ذات کی مشق پوری طرح بہم پہنچالیتا ہے تو پھر اس کے بعد ذکر نفی واثبات کی تلقین کی جاتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر قبلہ رو اس طرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں پھر آنکھیں بند کرے اور سانس کو روک کر لفظ ''لا'' کو ناف سے اٹھا کر داہنے کندھے پر سے لے جاکر پس پشت ڈال دے پھر وہاں سے لفظ ''الٰہ'' کو دماغ تک پہنچا کر خود داہنی طرف مخاطب ہوجائے اور خیال کرے کہ میں نے تمام عالم کو پس پشت ڈال دیا ہے اور سب کچھ فانی ہوگیا ہے یہاں تک کہ فوق وبین بھی طے ہوگیا ہے پھر ''اِلَّا اللّٰہ'' کو داہنی طرف سے بائیں طرف قلب پر لے جاکر شدومد کے ساتھ ضرب کرے یسار بھی طے ہوجائے اور خیال کرے کہ سوائے اللہ کے تمام عالم فنا ہوگیا اور اب صرف اللہ کی محبت میرے قلب میں ہے اور کچھ نہیں!

☆

اذکار جہر کے بعد اذکار خفی کی تلقین کی جاتی ہے مگر اس شرط پر کہ ذکر جلی کا اثر ذاکر پر ہو چکا ہو۔ اثر کا مفہوم یہ ہے کہ قلب میں تحریک ذوق وشوق ہو اور خدا کے نام سے دل میں اطمینان اور تسکین حاصل ہو اور وسواس دور ہو جائے اور حق تعالیٰ کو ما سویٰ پر مقدم رکھے اگر تین چار مہینہ تک روزانہ چار ہزار مرتبہ اسم ذات کا ذکر شرائط مزکورہ کے ساتھ کیا جائے تو اثر ضرور ظاہر ہوگا!

تنبیہ:- بغیر بیعت وارشاد وتلقین کسی طرح ان اعمال کے کرنے کی اجازت نہیں ورنہ گمراہی کا اندیشہ ہے!

☆

بعض بزرگوں نے فرمایا پہلے بارہ ہزار بار کم از کم چھ ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھا کرو اور اس طرح پر کہ جب سو مرتبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا ایک مرتبہ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا مگر لا الٰہ الّا اللّٰہ مد کے ساتھ کھینچ کر پڑھے جیسا کہ سرکار آب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو تلقین فرمایا کہ جس نے مد کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اللہ تعالیٰ اس کے کبیرہ گناہوں سے چار سو گناہ بخشے گا اور اس ذکر کو ذکر نفی واثبات مد ذکر فنا وبقا اور ذکر محیط اور ذکر کبیر کہتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں ۹۹ بار لا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہکر سو کے عدد میں مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے ہیں پس طالبِ صادق پر لازم ہے کہ کلمہ کی توجہ اور لا پر مد کھینچنے کا طریقہ اور ضرب لگانا اور طریق جلسہ اور کلمہ کی باطنی وحقیقی معنی مرشد سے سیکھے پھر پاس انفاس جاری کرے یعنی جب سانس اندر جائے اِلَّا اللّٰہُ اور جب باہر آئے لَا اِلٰـہَ خیال کرے بعض مرشدانِ طریقت نے فرمایا کہ جب سانس اندر جائے لا الٰہ اور جب باہر آئے اللہ کہنا چاہئے اسی طرح جب سانس نکلے تو ھو اور جب اندر

جائے تو اللہ یا دونوں طرف ھوھوملاحظہ کرے یا دائیں پورے سے اللہ کھینچے اور بائیں سے ھو نکالے اور یہ ہر حال میں کیا کرے سفر ہو یا حضر بیٹھے یا کھڑے یا لیٹے وضو ہو یا بے وضو جاری رکھنا چاہئے اسے بھی پاس انفاس ہی کہتے ہیں:

اگر تو پاس داری پاس انفاس

بسلطانی رسا نندت ازیں پاس

ایک سال تک اسی طرح ذکر کرے اس کی مداومت سے قلب میں ماسوئی کی نفی ہو جائے گی اور اثبات ذات واجب الوجود ظاہر ہو اوّل ذکر نفی و اثبات کو بعد نماز عشاء یا تہجد جاری کرو یعنی دوزانو یا چارزانو بیٹھ کر لا کو قلب کے نیچے سے اٹھا کر داہنے مونڈھے تک لے جائے اور الہ کو دماغ سے باہر پشت کی طرف ڈالے وہاں سے الا اللہ کی ضرب معتدل قلب پر لگائے تین مہینوں کے بعد اسی طرح لا معبود الا اللہ کہے پھر لا مطلوب الا اللہ کہے اور قلب میں ماسوائے اللہ کے اور کوئی طلب نہ رہے لا موجود الا اللہ کہے یعنی لا کے ساتھ اپنے اور کل عالم کے وجود کی نفی کرے اور اللہ کا وجود اپنے قلب میں بلکہ ہر جگہ ثابت کرے جہاں تک اپنی قوت وشوق معاونت کرے حقیقت جہد و معتدل ضرب سے عمل کرے اور قلب صنوبری پر لفظ اللہ کا چاندی سے لکھا ہوا ہمہ دم خیال کرے، ہر وقت باوضو رہے، رفتہ رفتہ خلوت نشینی اختیار کرے، درود شریف کی کثرت، نوافل و روزوں کی زیادتی، کلام پاک کی تلاوت ہرگز ناغہ نہ کرے، اکثر تنہائیوں میں آنکھیں بند کئے رو بقبلہ دوزانو سر جھکائے ہوئے بیٹھے اور قلب کی طرف غور کرے، پہلے دل کا تصور پھر اسم ذات یعنی اللہ کا کہ اس میں کوئی روشنی پیدا ہوتی ہے اور یقین کرے کہ ضرور ہے اور ضرور نظر آئے گی، دینوی خیالات سے دماغ کو پاک وصاف رکھے، اشد ضروری کاموں کو خاص خاص معینہ اوقات میں تمام کرے، جو باتیں نفس کو موٹا اور خوش کرتی ہوں نہ سنے نہ کہے، ہاں! ان باتوں میں مشغول ہو جو

عبادت ہوں، عملیات سے اجتناب کرے، کسی تعویذ و عزیمت کی زکوٰۃ نہیں دے، بلا زکوٰۃ تعویذوں اور عزیمتوں میں نفع کی امید رکھے، متبع شریعت ہو، فرائض و واجبات و سنن کے علاوہ نوافل و مستحبات کو بھی ترک نہ کرے! جیسا کہ فرمان ہے مَنْ لَاتَؤُدَّالْفَرْضَ الدَّائِمَ لَنْ يَّقْبَلَ اللهُ مِنْه دَائِمَ اَلْوَقْتِ یعنی جو شخص فرضِ دائم کو ادا نہیں کرتا اس کا دائم الوقت اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں فرماتا۔ من فہم فہم۔

حلقہ ذکر کا طریقہ

قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سیّدنا و شیخنا محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سجادگی ابن در ابن قطب الاقطاب فرد الافراد حاجی الحرمین الشریفین صحیح النسبین کریم الطرفین سیّدنا و مولٰنا مخدومنا سیّد الہند حضرت خواجہ امیر سیّد محمد القادری الرزّاقی البغدادی الاجھری رضی اللہ عنہ تک پہنچی ہے اسی سلسلۂ عالیہ قادریہ رزّاقیہ پاک کا مخصوص حلقہ ذکر اس طور جاری ہے۔ جس کو میں نے قلم بند کیا تاکہ قوم اس خاص سلسلۂ عالیہ قادری رزّاقیہ پاک سے صحیح فیض حاصل کر سکے! (طریقہ اس طرح ہے)

اوّل تجدیدِ وضو کرے اور دو رکعت نماز تحیۃ الوضو ادا کرے اور تمام منسلک سلسلہ بھی اسی طرح عمل کریں یعنی ایک حجرہ میں جمع ہو کر خوشبو وغیرہ جلائیں اس کے بعد پھر دو رکعت نماز تقرباً الی اللہ پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ اخلاص تین بار پڑھیں بعد میں سلام مختصر فاتحہ شیخ و شیخ الشیخ اور مشائخ سلسلہ سے استمداد طلب کریں اس کے بعد ورد جاری کریں۔

ورد اس طرح ہے:-

اول تین بار درود شریف:- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ○

گیارہ بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ○

تین بار اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ○

تین بار کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلَا حُوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

ستر بار یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغِیْثُ ○

گیارہ بار یَا شَیْخُ عَبْدُالْقَادِرِ شَیْأً لِلّٰہِ اَغِثْنِیْ وَاَدْرِکْنِیْ وَ اَمْدُدْنِیْ ○

تین بار فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَ اشْکُرُوْلِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنَ ○

تین بار اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّ احِدٌ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

تین بار اِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ○ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَ الْیُؤْمِنُوْ بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ○

تین بار ایاک نعبدو و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم والاالضالین ○ آمین

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ ○ ...

بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ٥

بعدہ ذکر میں مصروف ہو جائے:-

اسم ذات کا ذکر ایک ضربی، دو ضربی، سہ ضربی اور چہار ضربی اس کے بعد نفی و اثبات کا اس طرح ذکر کرے یعنی چارزانو بیٹھے اور داہنے پیر کے انگوٹھے سے بائیں پیر کے گھٹنے کے اندر کی رگ کے پاس مضبوطی سے پکڑ لے اور دونوں ہاتھ زانوں پر اس طرح رکھے نقش اللہ نمایاں ہو جائے اور بائیں گھٹنے سے لا کو شروع کرے اور داہنے گھٹنے تک لے جا کر بجانب کتف راست الہ پس پشت ڈال دے اور اس وقت پشت کی جانب قدرے کمر کو خم کرے اور وہاں سے الا اللہ کی ضرب دل پر شدومد کے ساتھ لگائے اس طریقہ سے پے در پے ذکر کرے یہاں تک کہ ایک ہزار کی تعداد پوری ہو۔

اگر وقت کم ہے تو ہر ذکر کی تعداد دو سو رکھے اور اگر اس سے بھی جلدی ہے تو ہر ذکر کم از کم سو بار کرے۔

ذکر سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا ایک بار ورد کرے:- دعا یہ ہے

يَا وَاحِدُ وَجِدْ نَا لَكَ خَلِّصْنَا مِنَ الْخَلْقِ وَاسْتَخْلِصْنَا لَكَ صَحِّحْ دَعَا وِيْنَا بَيِّنَةِ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ طَيِّبْ قُلُوْ بَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا اِجْعَلْ اُنْسَنَا بِكَ وَوَحْشَتَنَا مِمَّنْ سِوَاكَ اِجْعَلْ هُمُوْ مَنَا هَمًّا وَاحِدً وَّهُوَ الْهَمَ بِكَ وَ الْقُرْبُ مِنْكَ دُنْيَا نَا وَ اُخْرِيْنَا رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ عَذَابَ النَّارِ ٥

بعدہ شجرہ کے بزرگان قادریہ کی نیاز کریں اور استمداد طلب کریں اور برائے خود سلامتی و حاضرانِ مجلس و جملہ کافہ اسلام دعا کریں و برائے مقہوری اعدائے ظاہر و باطن بلند آواز سے تین بار

تکبیر کہے:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَ اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ٥

بعدہ شیرنی تقسیم کریں!

نوٹ:- ذکر کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہئے بلکہ چائے پی لیں تا کہ قلب کو سکتہ نہ پہنچے!

تعلیم وظائف

بعد نماز صبح کے کلمہ طیبہ ایک سو اکیس (۱۲۱) بار بطریق اولی یعنی لا الـہ الا الله دس بار محمد رسول الله گیارہویں (۱۱) بار بعدہ استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم وا توب الیه اکتالیس (۴۱) بار اول آخر گیارہ (۱۱) بار درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ بعد نماز عشاء سورہ فاتحہ مع بسم اللہ سات (۷) بار اور سورہ اخلاص سات (۷) بار اور یا حی یا قیوم لااله الا انت الواحد اکتالیس (۴۱) بار اور درود شریف ایک سو اکیس (۱۲۱) بار اور یَا وَھَّابُ ایک سو اکہتر (۱۷۱) بار اس کے بعد یہ دعا چھ (۶) بار پڑھے اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِیْ مِنْ رَّحْمَتِکَ مَالَا یَمَسَّکَ اَحَدَ غَیْرَکَ اور اگر جس کو زہد میں کاہلی ہوتی ہو تو یہ اسم دوسو چھ (۲۰۶) بار پڑھے انشاء اللہ کاہلی دور ہو جائے گی۔ یَا کَلْکَائِیلُ بِحَقِّ الْجَبَّارِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ جَبَّارٍ بِجَبْرُوْتِہٖ یَا کَلْکَائِیلُ ٥ واللهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ !

ختم پاک غوث الاعظم

(دینی ودنیوی حاجات ومہمات کے لئے)

حضرت غوث الاعظم قطب ربانی محبوب سبحانی پیرانِ پیر دستگیر سیّد ابومحمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ختم پاک اس طرح ترتیب دیا یعنی اوّل دوگانہ نماز ادا کرے اس کے بعد ختم پاک شروع کرے اوّل درود شریف ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ اور کلمہ تمجید ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ یا حضرت محی الدین سید ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ، سورۂ یٰسین ایک بار، سورۂ الم نشرح گیارہ سو (۱۱۰۰) بار اور درود شریف ایک سو گیارہ مرتبہ، اس کے بعد یہ دعا ایک سو ایک (۱۰۱) بار پڑھے۔ دعا یہ ہے:

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْ لِیْ وِالْیُوْمِنُوْ بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ٥

اس کے بعد قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی توشے پر نیاز کرے اود امداد طلب کرے اور اپنی حاجت عرض کرے اور آپ کے طفیل میں خدائے تعالیٰ سے دعا مانگے انشاءاللہ بکرمہ وفضلہ ضرور مستجاب ہوگی اور مشکل کام آسان ہوگا!

یہ ختم پاک شب جمعہ یا شب سوموار کو کرے۔

(٦)

غوث الاعظم کے یازدہ اسماء

قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سیّدنا وشیخنا محی الدین

سیّدابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کے یازدہ اسماء روزانہ کم ازکم ایک بار ورد کرے دینی ودنیاوی فلاح پائے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علیٰ محمد بجمالك و جمال حبیبك و نبیك وشفیعك سیدنا محمد وعلی اله و اصحابه و بارك وسلم۔

(۱) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت الحسنی والحسینی قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی سرچشمہ سلطانی حضرت سیّدمحی الدین سیّدابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب الجن والانس والملائکہ رضی اللہ عنہ

(۲) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت سلطان محی الدین سیّدابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ الجن والانس والملائکہ رضی اللہ عنہ

(۳) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت فقیر محی الدین سیّدابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب البر والبحر رضی اللہ عنہ

(۴) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت خواجہ محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب الجنوب والشمال رضی اللہ عنہ

(۵) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت مخدوم محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب المشرقین والمغربین رضی اللہ عنہ

(۶) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت غریب محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب النجوم والشہاب رضی اللہ عنہ

(۷) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت بادشاہ محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب الارض والسموٰۃ رضی اللہ عنہ

(۸) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب العرش والکرسی رضی اللہ عنہ

(۹) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت درویش محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب اللوح والقلم رضی اللہ عنہ

(۱۰) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت ولی محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی قطب الفوق والارض وتحت الثریٰ رضی اللہ عنہ

(۱۱) یاالٰہی بعزۃ وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت مولٰنا محی الدین سیّد ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی

راکب الملٰکۃِ صاحب المعراج تابع النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ

واصحابہ وسلم یاھمرائیل یا لومائیل یا طنائیل بحق یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ یا محمد افتح الابواب اجرنی بحق یا بدوح الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون برحمتك یا ارحم الراحمین!

بعدہ سہ بار یہ رباعی پڑھے:

غریبم نامرادم یا محی الدین جیلانی
زپا افتادہ ام دستم بگیر اے قطب ربانی
بجز تو نیست دیگر کس کہ گیرد دست من از غم
مرا تو دستگیری کن تو ای محبوب سبحانی

(۷)

قصیدہ غوثیہ خمریہ

اوّل آخر اس درود شریف کو یازدہ (۱۱) بار پڑھیں:- درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ اٰلِهٖ واَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ o

ترکیب نصاب وزکوٰۃ اس طرح ہے:-

نصاب کا طریقہ:- عروج ماہ میں روز پنجشنبہ سے شروع کرے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب سے قبل دریا کے کنارے ایک ہفتہ تک بلا ناغہ گیارہ (۱۱) بار پڑھے اور طلوع آفتاب کے قبل ختم کرے شروع کرنے سے پہلے حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرے بعدہ قصیدہ غوثیہ خمریہ پڑھے مع ترک حیوانات جلالی و جمالی۔

زکوٰۃ کا طریقہ:- ہر روز بوقت شب مع اوّل وآخر درود شریف سات سات بار اور قصیدہ غوثیہ خمریہ اکتالیس (۴۱) بار چالیس (۴۰) روز تک پڑھے۔

نوٹ:- اگر نصاب کی زحمت کو برداشت نہ کرسکے تو کمالِ اعتقاد کے ساتھ ایک چلّہ بلا ناغہ نصف شب بعد فاتحہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ گیارہ گیارہ بار درود شریف اور قصیدہ گیارہ بار پڑھے فائدہ نصاب ہی کا حاصل ہوگا۔

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِ

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِی کُئُوسٍ
فَہِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِ

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ

وَہُمُّوْا وَاشْرِبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالِ

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِ

مَقَامُکُمُ الْعُلیٰ جَمْعاً وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالِ

انــا فــیْ حـضــرـۃ التّقریــب وحدی
یــصــرّفــنــیْ و حسبــیْ ذوالــجلال

اَنــا الْبــازیُ اَشهــبُ کُــلّ شیــخ
ومَــنْ ذافــی الــرّجالِ اُعطــیْ مثــال

کَسَــــانــیْ خِلْــعَۃً بِــطــرْزِ عَــزْم
تَــوَجَــنِــی بِتِیــجَــانِ الْــکَمَــال

وَاَطْـــلَـــعَــنِــیْ عَـلــیْ سِــرّ قَــدِیْــم
وَقَــلّــدَنِــیْ وَاَعْـطَــانِــیْ سُــؤال

وَوَلّا فِــی عَــلــیْ الاَقْـطَــاب جَــمْـعــاً
فَـحُکْــمِــیْ نَــافِــذٌ فِــی کُلّ حَــال

فَــلَــوْ اَلْــقَیْــتُ سِــرّیْ فِــیْ بِــحَــار
لَــصَــارَ الْــکُــلُّ غَــوْراً فِــیْ الــزّوال

وَ لَــوْاَلْــقَیْــتُ سِــرّیْ فِــیْ جِبــال
لَــدُکّــتْ وَاخْتَــفَــتْ بَیْــنَ الــرّمَــال

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ الْقُدْرَہِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

وَمِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْدُهُوْرٌ
تَمُرُّوْ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِ

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاتِیْ وَیُجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْعَنْ جِدَالِ

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ الْاِسْمُ عَالِ

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ الْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ سَعَادَةٍ قَدْ بَدَالِ

Scanned by CamScanner

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ
وَ وَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَالِ

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعاً
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْباً
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِ

فَمَنْ فِيْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ مِثْلِيْ
وَمَنْ فِيْ الْعِلْمِ وَ التَّعْرِيْفِ حَالِ

رِجَالٌ فِيْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَ فِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ كَاللُّؤْلُؤَالِ

وَكُلُّ وَلِيٍّ فِيْ قَدَمِيْ وَاِنِّيْ
عَلٰى قَدَمِ النَّبِيْ بَدْرِ الْكَمَالِ

اَنَا الْجِيْلِيْ مُحِيُّ الدِّيْنِ اِسْمِيْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاسِ الْجِبَالِ

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُالْقَادِرِ الْمَشْهُوْرِ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

(۷)

قصیدہ غوثیہ کا ترجمہ

(۱)

مجھ کو محبت نے وصال دلربا کے جام پلائے
تو میں نے اپنی شراب عشق سے کہا کہ میری طرف آ اور زیادہ محو کر

(۲)

وہ پیالوں میں لبریز ہو کر تیزی سے میری طرف چلی
تو میں اپنی مستی سے اپنے دوستوں میں مست ہو گیا حالت جذب میں پہنچا اور
مقام قرب الٰہی خاص ملا

(۳)

پس میں نے تمام اقطاب کو خوشخبری دی آؤ
میری حالت میں شریک ہو جاؤ کہ تم میرے رفیق ہو

(۴)

اور قصد کرو (کوشش کرو) کہ تم لوگ عشق الٰہی کی شراب پیو

کہ تم میرے لشکر میں ہو بس ساقی نے کافی شراب بھر دی ہے

(۵)

تم نے میرے نشہ کے بعد باقی بچی ہوئی (تلچھٹ) پی ہے

اور میرے بلندی اور قرب خاص کے درجہ کو نہیں پہنچے

(۶)

تم سبھوں کے مقام درجات عالی برتر ہیں لیکن

میرا مرتبہ قرب خاص تم سے ہمیشہ بلند ہے

(۷)

قرب الٰہی میں میرا مقام تنہا ہے

اللہ تعالیٰ مجھے درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے اور وہ رب ذوالجلال میرے لئے کافی ہے

(۸)

میں آسمان معرفت کا شہباز ہوں اور اللہ نے تمام مشائخ پر مجھے فضیلت دی ہے

ان مردان خدا میں سے بھلا کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا ہوا ہے

(۹)

رب ذوالجلال نے مجھے عزم راسخ اور ہمت بلند کی پوشاک مرحمت فرمائی ہے

اور کمالات کے بہت سے تاج میرے سر پر رکھے ہیں

(۱۰)

اور اس نے مجھ کو اپنے قدیمی راز سے مطلع کیا

اور مرے گلے میں عزت کا ہار پہنایا اور جو میں نے مانگا وہ عطا کیا

(۱۱)

اور مولائے کریم نے مجھے تمام اقطاب عالم پر حکومت دی

تو میرا حکم ہر حال میں جاری ہے

(۱۲)

اگر میں عشق کا راز سمندروں میں ڈال دوں

تو وہ برداشت نہ کر سکیں ان کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور وہ یکسر خشک ہو جائیں

(۱۳)

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں

تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر اس طرح ریت میں مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں کوئی امتیاز نہ رہے

(۱۴)

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں

تو وہ میرے حال سے آگاہ ہو کر سرد ہو جائے اور اس میں گرمی اور روشنی کا نام ونشان نہ رہے

(۱۵)

اور اگر میں اپنے قرب الٰہی کا راز کسی مردہ پر ڈالوں

تو خدا کی قدرت سے وہ فوراً اٹھ کھڑا ہو

(۱۶)

اور جو ماہ وسال دنیا میں آتے جاتے رہتے ہیں

وہ پہلے مجھ پر آتے ہیں پھر دوسروں کی طرف جاتے ہیں

(۱۷)

اور وہ مجھے ماضی و مستقبل کے حالات سے آگاہ کرتے ہیں

تو مجھ سے اس بارے میں مت حجت کر

(۱۸)

اے میرے مرید عشق الٰہی میں سرشار رہ اور خوش ہو جا

کسی سے مت ڈر جو چاہے کر تیری بیعت کی نسبت میرے نام سے ہے جو بلند ہے

(۱۹)

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے

اور اس نے اپنے فضل سے وہ مرتبہ عطا کیا ہے کہ میں اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیتا ہوں

(۲۰)

زمین و آسمان میں میری عظمت کے ڈنکے بجتے ہیں

اور خوش بختی اور سعادت کے نقیب میرے آگے آگے رواں دواں ہوتے ہیں

(۲۱)

اللہ کا ہر ملک میرا ہے اور میرے زیر فرمان ہے

پیدائش سے پہلے ہی میرا دل اللہ نے مصفیٰ کر دیا تھا

(۲۲)

اے مرید کسی بد باطن مخالف سے نہ ڈر کیونکہ لڑائی میں میں

نہایت ثابت قدم اور دشمن کو ہلاک کرنے والا ہوں

(۲۳)

اللہ کے تمام ملک اور شہر جو اس نے زمین پر بسائے
میری نظر میں ہیں اور رائی کے دانہ کے برابر دکھائی دیتے ہیں

(۲۴)

تحصیل و تکمیل علوم نے مجھے مقام قطبیت پر پہنچادیا
اور یہ سعادت مجھے اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی

(۲۵)

کون ولی اللہ میری برابری کا دعویٰ کرسکتا ہے
اور کون میرے تصرف وعلم کی ہمسری کرسکتا ہے

(۲۶)

میرے مرید سخت گرمیوں میں روزے رکھتے ہیں
اور رات کی تاریکیوں میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

(۲۷)

ہر ولی میرے طریقے پر ہیں اور بے شک میرا طریقہ
سنت خیر البشر کی متابعت ہے جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں

(۲۸)

میں جیل (جیلان) کا رہنے والا ہوں اور محی الدین کے نام سے پکارا جاتا ہوں
اور میری عظمت ورفعت کے جھنڈے پہاڑوں کی بلند ترین چوٹیوں پر لہرارہے ہیں

(۲۹)

میں امام حسن کی اولاد سے ہوں اور عظمت میرا مقام ہے

اور میرے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہیں

(۳۰)

اور عبدالقادر میرا مشہور نام ہے

اور میرے نانا جان سرچشمہ کمال ہیں

(۸)

حضرت سیدنا بغدادی المجہری رضی اللہ عنہ کے اشعار

قطب الاقطاب فرد الافراد حاجی الحرمین الشریفین صحیح النسبین کریم الطرفین سیّدنا ومولٰنا و مخدومنا سیّد الہند حضرت خواجہ امیر سیّد محمد بن القادری الرزّاقی البغدادی الامجہری رضی اللہ عنہ کے اشعار جو سرکارِ آب صلی اللہ علیہ وسلم نے بشری حالت میں آ کر سیّدنا رضی اللہ عنہ کو اپنی ملاقات کا شرف بخشا اُسی وقت حضرت سیّدنا رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک سے برجستہ یہ اشعار ہویدا ہوئے! وہ یہ ہیں:

سَقَانِیْ سَیِّدِیْ کُوْثَرْ زُلَالَ
عَطَانِیْ رُوْحُ جَدِّیْ لِیْ وِصَالَا

فَقَالَ الْجَدُّ لِیْ وَلَدِیْ کَرِیْمٌ
لَکَ الدَّرْجَاتُ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی

فَلَا خَوْفٌ لَکَ لَا حُزْنُ یَوْماً
لَکَ قَصْرٌ مِّنَ الْفِرْدُوْسِ اَعْلٰی

سَمِعْتُ قَوْلَ جَدِّیْ فَرِحَ قَلْبِیْ
وَدَفَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِیْ مَلَالَا

شیخ محمد مجذوب کا شعر حالت جذب میں فرمایا:

اَنَــا نُــوْرٌوَّنُـــوْر الـلّـــہِ نُــوْرِیْ

فَلَالِـــیَ الْـــحُـــزْنِ لَا وَقْتِـــیْ زَوَالًا

ان تمام اشعار کو بلا ناغہ اوّل و آخر درود شریف قادریہ یازدہ بار اور ایک بار مندرجہ بالا اشعار مع مجذوب صاحب اسی طریقے سے گیارہ بار ورد کرے ہر امور میں انشاءاللہ فوائد کثیرہ ظاہر ہوں گے حتیٰ تمام دشمن مقہور رہیں گے!

(۹)

قصیدہ شریف

از:- جگر گوشہ رسول رب العلمین حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بموقع کربلا عرض کیا!

اِنْ نِّـلْـتِ یَـا رِیْـحَ الـصَّبَـا یَـوْمً اِلـیٰ اَرْضِ الْـحَـرَمْ

بَـــلِّـــغْ سَلَامِـــیْ رَوْضَةً فِیْهَـــا الـنَّبِـیْ الْـمُـحْتَـرَمْ

مَـنْ وَجْهُـهٗ شَـمْـسُ الـضُّـحـیٰ مَـنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجیٰ

مَـنْ ذَاتُـــهٗ نُـوْرُالْهُـدیٰ مَـنْ كَـفُّـــهٗ بَـحْـرُالْهِمَـمْ

قُـرْاٰنُـــهٗ بُـرْهَـا نُـنَـا نَسْـخـاً لِاَدْیَـانٍ مَضَـتْ

اِذْ جَـاءَ نَـا اَحْـكَـامُـهٗ كُلُّ الصُّحُفْ صَـارَالْعَدَمْ

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمُ

یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ یَّتْبَعُ نَبِیًّ عَالِمًا
یَوْمًا وَ لَیْلًا دَائِمًا وَارْزُقْ کَذَالِیْ بِاالْکَرَمِ

لِیْ حَسْرَتَا کَذَا لِمَ لَمْ اَصِفِ الْمُصْطَفٰی
فِیْ کُلِّ حِیْنٍ قَدْ مَضٰی فِی الْحَالِ مَا یَحْصِلُ بِھِمْ

لَسْتُ بِرَاجٍ مُفْرَدًا بَلْ اَقْرَبَائِیْ کُلُّھُمْ
فِی الْقَبْرِ اِشْفَعْ یَا شَفِیْعُ بِالصَّادِ وَالنُّوْنِ الْقَلَمْ

یَا مُصْطَفٰی یَا مُجْتَبٰی اِرْحَمْ عَلٰی عِصْیَانِنَا
مَجْبُوْرَۃٌ اَعْمَالُنَا طَمْعٌ وَّ ذَنْبًا وَّ الظُّلَمْ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَّ جُوْدًا وَّ الْکَرَمْ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسُ اَیْدِ الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَرْکَبِ وَ الْمُدْجَمْ

اوّل وآخر درود شریف سہ باراور یہ قصیدہ شریف ایک بار ورد کرلے کافی ہے۔

ترجمہ قصیدہ امام

(۱) اے صبا اگر تو کسی دن زمین حرم کی طرف جائے تو میرا سلام روضہ پاک تک پہنچا دے جس میں عزت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) وہ کہ اُن کا چہرہ چڑھتے آفتاب سے بھی اعلیٰ ہے اور اُن کے رُخسار چودھویں کے چاند سے بھی افضل اس لئے کہ اُن کی ذات مقدس ہدایت کا نور ہے اور اُن کی ہتھیلی ہمتوں کا دریا۔

(۳) اُن کا قرآن ہماری دلیل ہے پہلے دینوں کا فتح کرنے والا جب اس کے احکام میرے پاس آئے سبھی صحیفے معدوم ہو گئے۔

(۴) مصطفےٰ کی جدائی میں ہمارے جگر زخمی ہو گئے خوش خبری ہے اس شہر والوں کے لئے جس میں وہ نبی عزت والے ہیں۔

(۵) کاش میں اس نبی عالم والے کی دن رات اتباع کرنے والا رہوں اور وہ اپنے کرم سے مجھے یہ دولت دیں۔

(۶) میرے لئے صد افسوس ہو گا کہ اگر میں ایسے وصف والے کی تعریف تینوں زمانے میں نہ کروں۔

(۷) میں اکیلا ان سے امید رکھنے والا نہیں ہوں بلکہ میرے کل اقربا کے لئے شفاعت فرمائیں اے شفاعت فرمانے والے ص ن و قلم کی حرمت کے صدقے میں

(۸) اے میرے پیارے مصطفےٰ اے میرے پیارے مجتبیٰ ہمارے حال پر رحم فرمایئے

کہ میں مجبور ہوں گناہ وظلم والے ہر چہار جانب ہیں۔

(۹) اے رحمۃ للعلمین آپ گناہگاروں کی شفاعت فرمایئے اور ہم سب کے حال پر کرم فرمائے اپنے فضل وکرم اور بخشش کے سبب۔

(۱۰) اے تمام عالم کے لئے رحمت زین العابدین کی دستگیری فرمائیے جو ظالم سواروں اور پیادوں کے لشکروں میں قید ہے

(۱۰)

دعائے بشمخ

(نوٹ) یہ دعا بشمخ حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ کے خانوادے میں باموکل اس طرح رائج ہے جس کو پڑھنے کے لئے مکمل طور پر اجازت طلب کریں۔ چونکہ متن ظاہر ہے، شرح باطن!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَللّٰهُمَّ يَا بَشْمَخُ بِشُمَخْ ذَالَهَا مُوْ شِيْطِيْثُوْن

اَجِبْ يَا هَيْطَائِيْلُ سَامِعاً مُطِيْعاً وَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْاَعْظَمِ

اَنْ تَقْضِىْ حَاجَتِىْ يَا رَبَّ الْعَالِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ يَا ذَانُوْ مَلْخُوْثُوْ مَلْخُوْثَا

اَدِيْمُوْثُوْا دَائِمُوْنَ اَجِبْ يَا عِزْرَائِيْلُ

اَللّٰهُمَّ يَا رَخْتِيْثُوْا خَلَّاقُوْنَ

اَجِبْ يَا شَمْسَائِيْلُ

اَللّٰهُمَّ يَا رَخْنُوْثُ اَرْخِىْ اَرْخِيْمُ اَرْخِيْنُوْنَ

اَجِبْ يَا عَنْيَائِيْلُ

اَللّٰهُمَّ يَا خَيْثُوْرَا مَيْثُوْرَا اَرْقَشُ دَارَ عِلِّيُوْنَ

اَجِبْ يَا مِيْنَائِيْلُ

اَلــلّٰہُـمَّ یَــا اھِیــاَ اَشــرَا اِھِیَــاَ اَدُوْنـی اَصْبــاَؤُتْ اَصْبــاَؤُتـُوْن

اَجِـــــبْ یَـــــا قہــــــــرَائِیــــــلْ

اَلــلّٰہُـمَّ یَـارَھْمِیْثَـا رَھْـمَتَـا یَـا رَھمَا ثِیْثَا رَھْلِیْثُوْنَ مَیْتَطَرُوْن اَجِبْ یَا

سَـــــنْـــــجَبَــــــائِیــــــلْ

اَلــلّٰھُـمَّ یَـا نُـورُ اَرْغِــشْ اَرْغِثْتَ شَشْلَثُوْنَ اَجِـبْ یَـا اِسْـمَاعِیْلُ

اَلــلّٰھُـمَّ یَـا اَشْبَـرَاَ شُـمَـخْ اَسْـمَآءِ اَسْـمَاوُنَ اَجِـبْ یَـا مُـعْـطَائِیْلُ

اَلــلّٰھُـمَّ یَــا مَـلِیـغُـوْثَــا اَمُلِیـخَــا مَـلْـخُـوْنَ اَجِـبْ یَــا جِبْـرَئِیْلُ

اَلــلّٰھُـمَّ یَــا عَلَّامُ اَرْعِـلْ اَرْعَـیٰ یَـظْـنُـوْنَ اَجِـبْ یَــا دَرْ دَائِیْلُ

اَلــلّٰھُـمَّ یَــا مَشْـمَـخُ مَشْـمَـخِیْثَــا مَثْلَامُـوْنَ اَجِـبْ یَــا یَـرُوْطَــائِیْلُ

بَیْـنَ الْـکَـافِ وَالـنُّوْنِ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَدَشَیْأً اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ ہ فَسُبْحَانَ

الَّـذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْۃُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَقْضِیْ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ

الْـحَـاجَـاتِ فَـصَـلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِخَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ ہ

ہر دن ایک بار پڑھ لیا کرے اس کی اجازت ہے۔

(۱۱)

دعاءنور

دین ودنیا میں سلامتی رہے

اَللّٰهُمَّ يَا نُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَ النُّوْرُ فِىْ نُوْرِ نُوْرِكَ يَا نُوْرُ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا وَ ادْفَعْ عَنَّا بَلَائَنَا يَا رَؤُفُ لَبَّيْكَ وَ ارْحَمْ لَبَّيْكَ وَ اشْفَعْ لَبَّيْكَ وَ اغْفِرْ لَبَّيْكَ وَ اكْرِمْ لَبَّيْكَ وَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ الدَّارَيْنِ مَعَ الْقُرْبِ وَ الْاِخْلَاصِ وَ الْاِ سْتِقَامِهِ بِلُطْفِكَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط وَ سَلِّمْ تَسْلِمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

مندرجہ بالا دعا نور بہت عظیم تاثیر رکھتی ہے۔ ہر ایک بلا و آفات سے نجات اور بخشائش ہوتی ہے۔ ہزار شہیدوں صدیقوں کا ثواب ملے۔ جنت الفردوس میں مقام ملے۔ قرض دار اور بیمار نہ ہو۔ ہمیشہ صحت وسلامت سے زندگی گزارے۔ بلاؤں اور ظالموں سے آزاد رہے۔ سفر میں جائے تو صحیح سلامت لوٹے۔ ہر دینی و دنیوی کاموں میں مفید ہے

(۱۲)

تسبیح مکرم

حضرت انس ابن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس تسبیح کو ایک بار پڑھے تو خدائے تعالیٰ اس کا ثواب اس کے پڑھنے والے کے ماں باپ کو دے گا اور اس کا پڑھنے والا ناں باپ کے تمام حقوق جو کسی سبب سے دنیا میں نہ ادا کر سکا ہو ادا کرنے والے کے جیسا ہو جائے گا!

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ وَلَهُ النُّوۡرُ ۝ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝

طریق استخارہ

مولانا نعیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے بسند صحیح پہونچا ہے کا ہے کہ تین مرتبہ یا سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور اوّل آخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر لیٹ رہے اور پچیس (۲۵) بار يَا عَلِيۡمُ عَلِّمۡنِيۡ وَ يَا خَبِيۡرُ اَخۡبِرۡنِيۡ اور اوّل آخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب کو خواب میں دیکھ لے گا اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ شب ہی کو پڑھے بلکہ جس وقت چاہے پڑھ کر سو رہے، حال معلوم ہوگا، باللہ التوفیق!

(۱۳)

بینائی چشم باقی رہے

اِذَا مَا مُقْلَتِی رَمَدٌ فَکُحْلِی
تُرَابٌ مَسَّ نَعْلِی بُوْ تُرَابِی
هُوَالْبُکَاءُ فِی مِحْرَابِ لَیْلًا
هُوَالضَّحَّاکُ فِی یَوْمِ الضِّرَالِی

یہ رباعی حضرت امام سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کی ہے۔اس رباعی کے برابر پڑھنے والے کو آنکھ کی تکلیف نہیں ہوگی بلکہ آنکھوں کی روشنی بدستور قائم رہے گی۔ ہر پنجگانہ نماز کے بعد اوّل و آخر درود شریف تین بار اور پانچ بار یہ رباعی پڑھ کر شہادت کی اُنگلی پر دم کرنے کے بعد آنکھوں پر پھیر لے انشاءاللہ کامیاب ہوگا۔

نوع دیگر: یہ آیتہ کریمہ سہ بار پڑھ کر سرما تین بار شہادت کی اُنگلی پر دم کرے اور آنکھوں پر پھیر لے بینائی چشم محفوظ رہے:

فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَ کَ فَبَصَرُکَ اَلْیَوْمَ حَدِیْد" ٥

(۱۴)

نظر بد سے محفوظ رہے

حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز سے منقول ہے کہ مندرجہ ذیل آیت کریمہ پڑھ کر دم کرنے سے انسان نظر بد سے محفوظ و مامون رہتا ہے!

وَ اِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ لَیُزْ لِقُوْ نَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوْ الذِّکْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۔ وَمَا ھُوَاِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔

(۱۵)

قرض ادا ہو

حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ العزیز سے منقول ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر یہ دعا ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار ورد کرے: دعا یہ ہے

یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ بَلٰی وَ اللّٰهِ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ اَقْضِیْ عنی الدین وا رزقنی بعد الدین ۰

ہر حاجت کے واسطے

ہر ایک حاجات کے لئے اس دعا کی مداومت کرے مقصد حاصل ہو!

فَجَاتَ مِنْکَ سَیِّدِالْکَرِیْمِ خَلِّصْنَا بَحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰

(۱۶)

صرف اِن نقوش کو دیکھنا ہی کامیابی کے لئے کافی ہے

۷۱۱۸	۱۱ع۲	۱ع ع۱۲	۱۲۲۱	۱۸۱۱۲
ی۱۰۲۹	۱۱۵۵ع	۱۲۲۲	ع۸۱	۲۱۲۱
۲۷ ۱۱	۹۱۱	۱۱ع۲۱	۶۲ع	۱۹ع
۹۱۹	۹۵۱۱۹	۱۱ی	۸۱ص	۱۱۱۹
۲۲۲۵	۱۱۱ ۱۱۱	۱د ۱۲	۱۱۲د	۱۸۱
۱ع۱۱۱	۱۱ ۱۱	۹۹ ۱۱۱	۱۱ع ۱۱	۸۱

جوکوئی مندرجہ بالا نقش کو ہر روز یا ہفتہ یا مہینہ یا سال یا ساری عمر میں ایک بار دیکھے حق تعالیٰ اس کی برکت سے اُس کے سارہ گناہ کبیرہ و صغیرہ معاف کرتا ہے اور گویا اُس نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ اس نقش کو روزانہ دیکھنے سے بیماری سے نجات ملے گی اور قبر نور سے معمور ہو گی!

برائے شنبہ

اس نقش کو سنیچر کے دن دیکھے۔ جمیع آفتوں سے محفوظ رہے۔ نقش یہ ہے

وافوض	امری	الی	اللہ	ان اللہ	بصیر بالعباد
محمد	وعلی	۵۳	۷۶	۱۲۲	۸
۱۷	۱۷	۷	۱۲	عـــہ	۱۷
۷	۱	۷۹	۹۴۳۵	۱۹	۱۷۱
۱۸	۱۰	۹۰	۱۷	ع	۱۷
۱۰	لا	الہ	الا اللہ	محمد رسول	اللہ

Scanned by CamScanner

برائے یکشنبہ

اس نقش کو اتوار کو دیکھے تمام گناہوں سے بچے اور نیک کاموں کی توفیق عطا ہو اور درمیانِ خلق بزرگی و حرمت حاصل ہو اور تمام روز حق سبحانہ تعالیٰ کے امان میں رہے دشمن مقہور رہیں اور آفات بلیات سے محفوظ رہے۔ نقش یہ ہے:

انا فتحنا	لک فتحا	مبینا	یاسبوح	یاقدوس
۱۰	۱۱۴۱	۱۷	۱۶۱	۲۵۸
۹۷	۷	۲	۵۹۵	عـــہ
۴	۱۷۴	۱۹۲	۵عـــہ	دع۵۵
۱۹۲	۵۹۶	ملح	۱۴	۱۸
لا الٰہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ

برائے دوشنبہ

اس نقش کو سوموار کو دیکھے اس روز آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہے۔ بادشاہ و حکام و امیروں سے بچا رہے اور سبھی دوست جانیں اور اللہ رب العزت سے جو دعا مانگے گا قبول ہوگی

نصر	من اللہ	وفتح قریب	وبشر المومنین	فاللہ خیر حافظا	وھو ارحم الراحمین
	۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
	۵	ع	۷	۱۷۳	۵عہ
	۶	۱ع	۲۷۲	۱۷۳	۸۶
	۶۲	۱۸	۳ع	۱۸۷ع	۱۷ع
لا	الہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ

برائے سہ شنبہ

اس نقش کو منگل کے دن دیکھے تو اُس دن بلاؤں سے محفوظ رہے اور گناہ و معصیت سے بچے اور اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگے قبول ہو۔ نقش یہ ہے:

یالنوس	یامنوس	النوس	یاخالق	النوس	المنوس
۹۱	۱۸	۸۷۱	۷۶	۵	۹ع
۹۶۲	۷	۲۹	۷	۲	۹
۲۲	۱۴	۱۹	۹	۷	۵
۸۹	۹۹۶	۱ع	۹۶	۹۶	عـغـ۱۱
لاالہ	۱لا	اللہ	محمد	رسول	اللہ

برائے چہار شنبہ

اس نقش کو بدھ کے روز دیکھے تو اس روز جمیع آفات و بلیات سے محفوظ رہے اور خوشی حاصل ہو تمام امراو حکام کے نزدیک سرخرو رہے۔ نقش یہ ہے:

یااللہ ۱	یافتاح ۱۸۲	یااللہ ۱۸۸۷	یاقدوس ۱۱۸	یارزاق ۹۸	یاسبوح یابدوح
	۱۸	۱۷	۳	۳	یاخالق
ع	ع	۲۱	۲۵۲	۳	یاقادر
ع ۱۱	عہ	ع	عہ	۲۲۵	یاھو
لا	الہ	الااللہ	محمد	رسول	اللہ

برائے پنج شنبہ

اس نقش کو جمعرات کے روز دیکھے تو تمام دن محترم رہے گا اور دولت پائے اور بلاؤں سے امان میں رہے۔ نقش یہ ہے:

یابدوح	یافتاح	یاقدوس	یافتاح	یاسبوح
۱	۲۲	۱۵۵	۷	۲۲
۲۱	۷	۱۳	۱۳	۲۲
ع	۸	۱۳	۳	۳
۳عہ	۹۲۵	۹ع	۹ع	۱۹۹
سہ	لاالہ	الااللہ	محمد	رسول اللہ

برائے جمعہ

اس نقش کو جمعہ کے روز دیکھے تو اُس دن دشمن دوستی کرے اور دشمنوں پر فتح ملے اور جو ہفتہ میں گناہ ہو گئے ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ اس نقش کو دیکھنے کے طفیل معاف فرمائے۔ نقش یہ ہے:

علیقًا	ملیقًا	انت تعلم	مافی قلوبھم	ملیقًا
۱	۱ع	۲	ع	۱۸
ع	۵عـ۵	۵۵۷۵	۱۲	۱۳
۷۲	ع	عـــ۱	ع ۵	عـــ۱۱
۵۲۵	۵۲۶۵	۳۵	محمد۱۹۵	ای
لاالـہ	الااللہ	محمد	رسول	اللہ

اس نقش کو پڑھنے کے قبل اچھی طرح دیکھ لے سبق جلد یاد ہوگا:

ص	ط	و وط	رلحر	لحر
۱۱	۳۱	فو	ع	۲۸ [۱]

(۱۷)

دعائے عاشورہ

یہ دعا مجرب المجرب ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً ایک سال تک ہرگز موت نہ آئے گی اور جب موت برحق ہوگی تو اس کو پڑھنے کی توفیق ہی نہ ہوگی!

دعائے عاشورہ

یکبار یَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَا مُغِیْثَ اِبْرَاهِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَاءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَانَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآء یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالاٰخِرَةِ وَ رَحِیْمَهُمَاصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَه وَ اَطِلْ عُمْرَنَا فِی طَاعَتِكَ وَ مُحَبَّتِكَ وَ رِضَاكَ وَ اَحْیِنَا حَیٰوةً طَیِّبَةً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ بِعِزِّالْحَسَنِ وَ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وجَدِّهٖ وَ بَنِیْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ ط

بعدہ سات بار یہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا اَلسَّئَلُہٗ اَلسَّلَامَۃِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ ھُوَ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

ترکیب فاتحہ متبرکہ خصوصاً خانوادۂ سیّدنا امجھری

جب مجلس پاک میں فاتحہ خوانی کے لئے جمع ہوں تو وقت کا خیال کرتے ہوئے اوّل بالترتیب قرآن مقدس کی تلاوت فرمائیں بعدہ اس طرح قل کی ابتداء کریں اوّل سورۂ تکاثر یعنی اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ہ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ہ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ہ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ہ

بعدہ ایک مرتبہ سورۂ کافرون اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص بعدہ ایک بار سورۂ فلق اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ ناس بعدہ سورۂ فاتحہ بعدہ الم ہ تا مفلحون بعدہ پنج آیۂ کریمہ اس ترتیب سے پڑھے:

اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ہ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہ اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ہ

بعدہ درود تاج پڑھے

ھوالقادر

درود تاج سلیماں

حضرت صاحب عرفاں سیّدنا و مولٰنا مخدومنا سیّد شاہ سلیماں قادری الرزاقی الجھری ثم منوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس درود تاج میں اضافہ کیا ہے اور اس فقیر نے اس کو ترتیب دیا ہے جو نذر ناظرین ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ ہ دَافِعِ الْاَمْرَاضِ وَ الْبَلَاءِ وَ الْوَبَاءِ وَالطَّاعُوْنِ وَ الْقَحْطِ وَالْفِجَاءِ وَالسَّقَمِ ہ اِسْمُهٗ مَقْبُوْلٌ مَمْدُوْحٌ مَوْصُوْفٌ مَشْفُوْعٌ مَسْعُوْدٌ مَشْهُوْدٌ مَحْمُوْدٌ مَطْلُوْبٌ مَحْبُوْبٌ مَكْتُوْبٌ عَلَى اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ ہ جَسَدُهٗ مُقَدَّسٌ وَ مُعَطَّرٌ وَ مُطَهَّرٌ وَ مُنَوَّرٌ وَ مُكَرَّمٌ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ الْحَرَمِ ہ صَاحِبِ الْوَحِيِ بِالْبِشَارَةِ وَ النَّظَارَةِ وَالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ بِخِطَابِ وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بِشَفَاعَةِ الْاُمَّتِ يَوْمَ الْقِيٰمَتِ وَرَحْمِ ہ اَللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرَئِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَ

اَلْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی مَقَامُہٗ وَالْمَقَامُ مَحْمُوْدُہٗ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَعْبُوْدُہٗ وَالْمَعْبُوْدُ مَقْصُوْدُہٗ وَ الْمَقْصُوْدُ مُوْجُوْدُہٗ وَ الْمُوْجُوْدُ حَاصِلُہٗ صَاحِبُ الْجُوْدِ وَ النِّعَمِ۔ شَمْسُ الضُّحٰی بَدْرُ الدُّجٰی صَدْرُ الْعُلٰی نُوْرُ الْھُدٰی اَصْفَی الْاَ صْفِیَاءِ وَالْاَ تْقَی الْاَ تْقِیَاءِ مِصْبَاحُ الظُّلَمِ ہ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سِرَاجِ الْعَابِدِیْنَ ھَادِی الْمُضِلِّیْنَ اَفْضَلِ الرَّاکِعِیْنَ اَحْسَنِ السَّاجِدِیْنَ اَمْجَدِ الْمُصْبِحِیْنَ قِبْلَۃِ الْعَارِفِیْنَ وَ کَعْبَۃِ الطَّائِفِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ حَبِیْبِ رَبِّ الْعَارِفِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ جَمِیْلِ الشِّیَمِ، اَنِیْسِ الْعَاشِقِیْنَ قُطْبِ الْاَصْفِیَاءِ اِفْتِخَارِ الْمُتَّقِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاکِیْنَ الْمُشْفِقِ عَلَی الْغُرَبَاءِ وَ الْیَتِیْمِیْنَ اَفْضَلِ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ہ رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَ سِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ، سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَمَطْلُوْبِ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ اَلْمُتَجَلّٰی تَجَلِّیَتَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ صَاحِبِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ہ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ۳بار یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ) کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھالیں اور منظوم شجرہ جس سلسلہ کا منظور ہو

۔ایک شخص کھڑے ہوکر پڑھے اور تمام حضرات ہر شعر کے آخر میں آمین کہیں شجرہ مقدسہ یہ سب ہیں:

شجرۂ منظومہ

نسباً و خلافتاً و بیعتاً خانوادۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ خصوصاً

سلسلۂ انجھر یہ داؤ دنگر ومنورہ شریف

مع سلسلۂ چشتیہ شطاریہ

بعنوان مناجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صلی علی سیّد نا محمد انت نور مّن نور الله

شجرۂ منظومہ خانوادۂ عالیہ قادریہ رزّاقیہ خصوصاً سلسلۂ انجھر یہ داؤ دنگر

﴿از﴾

شیخی ومرشدی حضرت علامہ ومولٰنا شبیہ شاہ جیلاں سیّد شاہ حکیم رشید احمد

القادری الرزّاقی قدس اللہ سرہ العزیز

﴿ابن﴾

حضرت علامہ ومولٰنا انیس بیکساں مجدد زماں سیّد شاہ حکیم انیس احمد

القادری الرزّاقی قدس اللہ سرہٗ العزیز

میں شیخ جانِ جانانی کے صدقے　　　رشید دین و ایمان کے صدقے

فنا فی الشیخ کی منزل کو پہنچا　　　میں اپنے جوشِ ایمانی کے صدقے

یہ چوکھٹ چھوڑ کر جاؤں کدھر کو

انیس پیر یزدانی کے صدقے

درِ شاہ نجف کا پاسباں ہوں　　　میں ایسے شیر یزدانی کے صدقے

سراپا نیک احسن جو حسنی ہیں　　　میں اُن کے نفس رحمانی کے صدقے

امانت دار احمد کے امیں ہیں

میں ایسے پیر لاثانی کے صدقے

غلام بھیک کے در کا بھکاری　　　میں اُن کے عدل دیوانی کے صدقے

غلامانِ غلامِ قطب دیں ہوں　　　میں ایسے قطب ربانی کے صدقے

میں خادم در کا ہوں شاہِ نجف کے

میں اُس در کے دربانی کے صدقے

سراپا نور حضرت شہِ عوض ہیں　　　میں اُن کے قدِ نورانی کے صدقے

امین دین احمد کے امیں ہیں　　　وہ صاحب دین و ایمانی کے صدقے

نظام دین جن سے چل رہا ہے

میں اُن کے نظمِ لاثانی کے صدقے

فنا فی اللہ عبد اللہ شطار میں اُن کے ذکر سلطانی کے صدقے
مجاہد فی سبیل اللہ تکی میں اُن کے جہد عرفانی کے صدقے

ہمارے جدِ اعلیٰ آدم ابدال
میں اُن کے جذب حقانی کے صدقے
امامِ دیں جلال الدین ابدال میں اُن کے کیف ووجدانی کے صدقے
امیر بحر و بر سیّد محمد میں اُن کے امر ربانی کے صدقے
لقب جن کا کلاں عالم کلاں ہے
میں اُن کے علم ایقانی کے صدقے
فنا فی الذات سیّد شہ رحیم ہیں میں اُن کے فضل رحمانی کے صدقے
فنا فی اللہ سیّد شاہ فتاح میں اُن کے رازِ افشانی کے صدقے
جناب شیخ عالم عبدِ وہاب
میں ایسے نورِ یزدانی کے صدقے
ہمارے مقتدیٰ شہ عبدِ رحمان میں اُن کے فیض رحمانی کے صدقے
مرے مولا لطیف پاک طینت میں اُس تصویر نورانی کے صدقے
حیات جاوداں ہے اسم حی سے
میں ایسی زیست انسانی کے صدقے
جلیل الشان سیّد شہ جلیل ہیں میں ایسے ظل سبحانی کے صدقے
ابو القاسم کرم جن کا ہے سب پر میں اُن کے فیض ارزانی کے صدقے

ہمارے رہنما شہ عبد الرزاق
میں اُن کے فیضِ روحانی کے صدقے

میں اپنے غوث سبحانی کے صدقے
محی الدین جیلانی کے صدقے

امیر شیخ صالح موسیٰ جیلی
میں اپنے جدِ گیلانی کے صدقے

امیر شاہ عبد اللہ فانی
میں ایسے سبز پنہانی کے صدقے

لقب جن کا ہے زاہد نام یحیٰ
میں اُن کے زہد عرفانی کے صدقے

امیر شاہ سیف اللہ رومی
میں اس شمشیر ربانی کے صدقے

ہمارے پیر سیّد شاہ داؤد
میں اُن کے ذکر لسانی کے صدقے

امیر شاہ سیّد موسیٰ صابر
میں اُن کے صبر عمرانی کے صدقے

لقب جن کا مورث نام صالح
میں ایسے مورث ایمانی کے صدقے

امیر شاہ موسیٰ بوالحسن جون
میں اس تصویر حسانی کے صدقے

مبارک اصل عبد اللہ محض ہیں
میں ایسی نسل انسانی کے صدقے

امامِ دیں شہ حسن المثنیٰ
دو عالم اس حسن ثانی کے صدقے

امامِ جن و انس حضرت حسن ہیں
میں اُن کے حسن یزدانی کے صدقے

امیر المومنیں مولا علی ہیں
اک عالم اس علوشانی کے صدقے

مرے مشکل کشا حق کے ولی ہیں | میں اس تصویر قرآنی کے صدقے
بنائے چار ارکانی کے صدقے | میں ایسے رکن ایمانی کے صدقے

رسول اللہ بے شک حق نما ہیں
میں ہوں اس نورِ من رأنی کے صدقے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ!

نوٹ:- یہ شجرہ منظومہ جو پیش کیا گیا یہ سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اوّل سلسلہ ہے جو خانوادہ تک مخصوص رہا جس کو عام نہیں کیا گیا لیکن اس سلسلہ کا خرقہ سیّدنا ابوالخیر مخدومی قدس اللہ سرہ العزیز نے سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے پہنا اور ایک خرقہ جو سیّدنا ابوالخیر مخدومی علیہ الرحمہ کے پاس تھا وہ آپ کو یعنی سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو پہنایا ایک دوسرے سے برکت حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ خود سیّدنا ابوالخیر ابوسعید مخدومی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں!

لَبِسَ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیلِیُّ مِنِّیْ خِرْقَۃً وَّ لَبِسْتُ مِنْہُ خِرْقَۃً بِتَبَرُّکٍ کُلٌّ وَ احِدٍ مِنَّا بِا لْاٰخَرِ ہ

یعنی عبدالقادر جیلانی نے میرے ہاتھ سے ایک خرقہ پہنا اور میں نے عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ سے ایک خرقہ پہنا تاکہ ہم دونوں ایک دوسرے سے برکت حاصل کریں۔

(قلائدالجواہر، ص: ۵)

نوٹ: یہ کلام اس لئے رقم کیا تا کہ اہل علم پر منکشف ہو جائے کہ حقیقت کیا ہے تا کہ عدم معلومیت کی بنیاد پر عتاب غوثی کے شکار نہ ہوں! فافہم!

هوالقادر

شجرۂ منظومه

خانوادۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ خصوصاً اجھر یہ داؤد نگر منورہ شریف

اَللّٰهُ اِلٰهُنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا وَ الْكَعْبَةُ قِبْلَتُنَا وَ الْقُرْآنُ اِمَامُنَا وَ الْاِسْلَامُ دِيْنُنَا بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ ٥

بحق محمد شہ دوسرا، الٰہی مجھے تو مدینہ دکھا
بحق جناب علی مرتضیٰ، نہ آئے مرے گرد کوئی بلا
بحق حسین اور زین العباد، رہے حشر تک یہ طریق ارشاد
بحق شہ باقر پیشوا، تو وسواس شیطاں سے مجھ کو بچا
بحق شہ جعفر رہنما، کھلا پھر چمن میں گل خوشنما
بحق شہ کاظم مقتدیٰ، جو ہے راہ سیدھی وہ مجھ کو دکھا

بحق امام علی رضا، مرے دل میں پیدا ہو تیری ضیا

بحق شہ کرخیِ خوش خصال، کدورت کو دل سے ہمارے نکال

بحق شہ سقطیِ باصفا، مدارج حقیقت کی کر تو عطا

بحق جنید ولی الہ، شریعت میں دِکھلا طریقت کی راہ

بحق ابوبکر شبلی ولی، زبس دور کر دے میری بے کلی

بحق شہ واحد بن عزیز، جو کام آئے مر کر عطا کر وہ چیز

بحق ابوالفرح یوسف ولی، عیاں کر تو ہر ایک رازِ خفی

بحق ولی خواجۂ بوالحسن، مدینہ ہو یارب ہمارا وطن

بحق جناب ولی بوسعید، عیاں مجھ پہ کر رازِ حبل الورید

بحق جناب شہ غوث پاک، ہو جامہ گنہ کا مرے چاک چاک

بحق شہ عبدالرزّاق پاک، جلیں دشمنِ دیں پڑے منہ میں خاک

بحق ابوالقاسم قطب دیں، عطا کر مجھے علم حق الیقیں

بحق ولی شاہ عبدالجلیل، نہ دنیا و عقبیٰ میں کرنا ذلیل

بحق شہ عبدحی ولطیف، نہ میدانِ محشر میں کرنا خفیف

بحق شہ عبدالرحمٰن شتاب، چمک جائے دل صورتِ آفتاب

بحق شہ عبدوہاب تو، ہٹا اب ردا، ہو مرے روبرو

بحق کرم شاہ فتاح نام، تری چاہ میں زندگی ہو تمام

بحق شہ پاک عبدالرحیم، دِکھا مجھ کو مولا رہِ مستقیم

بحق ولی قطب عالم کلاں، نہ کر مجھ کو محتاجِ اہلِ جہاں

بحق ولی شاہ درویش نام، رہے صرف اذکار سے تیرے کام

بحق محمد شہ بحر و بر، عنایات و الطاف کی اک نظر

بحق شہ غوث ثانی جہاں، رہے سلسلہ تا قیامت یہاں

بحق جلال سلیماں ولی، رہے وردِ صبح و مسا یا علی

بحق ولی شاہ مسعود اب، دِکھا دے مجھے جلوہ شاہِ عرب

بحق شہ مرتضیٰ نیک نام، پلا ساقیا مجھ کو عرفاں کا جام

بحق معیز قطب باصفا، مرے دیں کی دیوار کو پھر چلا

بحق حسن شاہِ دین خدا، ملے دونوں عالم میں عزت وجاہ

بحق غلامِ شہ مصطفےٰ، اُتر جائے دل میں وہ صورت صفا

بحق غلامِ ولی مرتضیٰ، مرے ہاتھ ہو مولا صبر و رضا

بحق شہ عشق رزّاق نام، وہیں پہ مرا بھی ہو قصہ تمام

بحق امین احمد پاک دل، نہ کرنا مجھے پیش احمد خجل

بحق غلامِ محمد نجف، عطا کر ولایت کا مجھ کو شرف

بحق حسن احمد باصفا، مرے جرم کو بخش دے اے خدا

بحق انیس احمد شاہِ دیں، محبت ہو تیری مرے دل نشیں

بحق انیس احمد بے نظیر، الٰہی مجھے کر دے روشن ضمیر

بحق رشید احمد پاکباز، عیاں مجھ پہ ہو جائے باطن کا راز

بحق رشید احمد باخدا، طریقت کا جاری رہے سلسلہ

بحق شبیہ شہ غوث پاک، ملے مجھ کو بھی یہ روئے تابناک

غلامان سب تیرے بیمار ہیں، بہت ناتواں اور ناچار ہیں

دوا تا کجا اب شفا دے انہیں، غرض اپنا جلوہ دکھا دے انہیں

یہ سب لوگ تیرے پرستار ہیں، تری رحمتوں کے طلبگار ہیں

ردائے محبت اُڑھا دے انہیں،

غرض اپنا بندہ بنا لے انہیں

هوالموجود

شجرۂ منظومہ

سلسلہ چشتیہ شطاریہ از: راقم الحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰل سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَ دِکُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ ہ

بحق محمد شہ دوسرا، الٰہی مجھے تو مدینہ دِکھا

بحق جناب علی مرتضٰی، نہ آئے مرے گرد کوئی بلا

بحق حسن بصری بے مثال، رہے سلسلہ چشت سے اتصال

بحق ولی واحد ابن زید، نہ ہوں ہم گناہوں کے زنداں میں قید

بحق جناب فضیل وعیاض، ذرا دیکھ لوں روضۂ من ریاض

بحق براہیم وادھم ولی، رہے ذکر ہر دم خفی و جلی

بحق جناب شہ بد ریدیں، عطا ہو مجھے مولا فتح مبیں

بحق ولی خواجہ شاہِ امین، تیرے لطف سے میرا دل ہو متین

بحق ولی خواجہ ممشاد شاہ، دِکھا دے طریقت' حقیقت کی راہ

بحق ولی خواجہ اسحاق نام، ملے مجھ کو بھی چشت کا بھر کے جام

بحق شہ فر ستقامہ ولی، ملے دین و دنیا کی دولت دلی

بحق محمد واحمد عظام، بسیں میرے دل میں وہ خیرالا نام

بحق ولی ناصر حق و دیں، ہوا سلام میں پیدا پھر یہ مہ نگیں

بحق ولی شاہِ مودود حق، نبی کی محبت میں سینہ ہو شق

بحق ولی خواجہ حاجی شریف، ہو شاداب حق کی یہ فصل خریف

بحق شہ خواجہ عثمانِ چشت، مجھے کردے یارب دراہل بہشت

بحق معین خواجۂ خواجگاں، دعائے غریباں نہ کر رائگاں

بحق شہ قطب دیں بختیار، ہو دنیا میں اسلام کا اختیار

بحق ولی بابا خواجہ فرید، مےحق پیوں بس رہے روزِ عید

بحق ولی قطب عالم جمال، رہے عشق مرشد بذوقِ کمال

بحق جناب شہ دیں حسام، غلاموں میں مولا ہو میرا بھی نام

بحق شہ خواجہ حامد بنام، پلادے مجھے مئے وحدت کا جام

بحق ولی خواجہ راجی امیر، رہوں تیرے در کا ہمیشہ فقیر

بحق جناب ولی زینتین، رہیں دست حق میں سدا قبلتین

بحق ولی شاہِ سیّد حسن، کھلا قادریت کا گل ہر چمن

بحق جلال زمین وزماں، مری شان بالا رہے ہر جہاں

بحق شہ آدم ابدال نور، لطائف کھلیں تیرگی اب ہو دور

بحق شہ پاک تکیٰ دیں، شریعت کے آگے ہو خم ہر جبیں

بحق ولی شاہ عبد اللہ، رہے علم وتقویٰ پہ ہر دم نگاہ

بحق نظامِ شہ دین پاک، ہو اسلام کا سارے باطل پہ دھاک

بحق جناب محمد امین، عطا جامِ اُلفت ہو' دنیا و دین

بحق جناب محمد عوض، ملے دین ودنیا میں عظمت محض

بحق جناب غلامِ نجف، غلامیٔ دنیا سے ہوں برطرف

بحق غلامِ قطب التقیا، جلے یہ ولایت کا دائم دِیا

بحق شہ عشق رزّاق نام، وہیں پہ مرا بھی ہو قصہ تمام

بحق امین احمد پاک دل، نہ کرنا مجھے پیش احمد خجل

بحق غلامِ محمد نجف، عطا کر ولایت کا مجھ کو شرف

بحق حسن احمد باصفا، مرے جرم کو بخش دے اے خدا

بحق انیس احمد شاہِ دیں، محبت ہو تیری مرے دل نشیں

بحق انیس احمد بے نظیر، الٰہی مجھے کر دے روشن ضمیر

بحق رشید احمد پاکباز، عیاں مجھ پہ ہو جائے باطن کا راز

بحق رشید احمد یا خدا، طریقت کا جاری رہے سلسلہ

بحق شبیہ شہ غوث پاک، ملے مجھ کو بھی یہ روئے تابناک

یہ سب لوگ تیرے پرستار ہیں، تری رحمتوں کے طلبگار ہیں

رِدائے محبت اُڑھا دے اُنہیں

غرض اپنا بندہ بنا لے اُنہیں

ھوالقادر

شجرۂ منظومہ

خانوادۂ عالیہ قادریہ رزّاقیہ خصوصاً انجھر یہ داؤدنگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ہ

﴿از﴾

قطب دوراں مجدد زماں انیس بیکساں

حضرت علامہ ومولنا سیّد شاہ حکیم انیس احمد القادری الرزّاقی قدس اللہ سرہ العزیز

بحق محمد شہ دوسرا، الٰہی مجھے تو مدینہ دِکھا

بحق جناب علی مرتضٰی، نہ آئے مرے گرد کوئی بلا

بحق حسین اورزین العباد، رہے حشر تک یہ طریق رشاد

بحق شہ باقر پیشوا، تو وسواسِ شیطاں سے مجھ کو بچا

بحق شہ جعفر رہنما، خلافِ شریعت نہ مجھ کو چلا

بحق شہ کاظم مقتدیٰ، جو ہے راہ سیدھی وہ مجھ کو دِکھا

بحق امامِ علی رضا، مرے دل میں پیدا ہو تیری ضیا

بحق شہ کرخیِ خوش خصال، کدورت کو دل سے ہمارے نکال

بحق شہ سقطیِ باصفا، مدارج حقیقت کی کر تو عطا

بحق جنید ولی الہ، شریعت میں دِکھلا طریقت کی راہ

بحق ابوبکر شبلی ولی، زبس دور کردے مری بے کلی

بحق شہ واحد بن عزیز، جو کام آئے مر کے عطا کر وہ چیز

بحق ابوالفرح یوسف ولی، عیاں کر تو ہر ایک رازِ خفی

بحق ولی خواجۂ بوالحسن، مدینہ ہو یارب ہمارا وطن

بحق جناب ولی بوسعید، عیاں مجھ پہ کر رازِ حبل الورید

بحق جناب شہ غوث پاک، ہو جامہ گنہ کا میرے چاک چاک

بحق ولی عبدرزّاق پاک، جلیں دشمنِ دیں پڑے منہ میں خاک

بحق ابوالقاسم قطب دیں، عطا کر مجھے علم حق الیقیں

بحق ولی شاہ عبدالجلیل، نہ دنیا و عقبیٰ میں کرنا ذلیل

بحق شہ عبدحی ولطیف، نہ میدانِ محشر میں کرنا خفیف

بحق شہ عبدالرحمٰن شتاب، چمک جائے دل صورتِ آفتاب

بحق شہ عبدوہاب تو، ہٹا اب ردا، ہو مرے روبرو

بحق کرم شاہ فتاح نام، تری چاہ میں زندگی ہو تمام

بحق شہ پاک عبدالرحیم ، دکھا مجھ کو مولا رہِ مستقیم

بحق ولی قطب عالم کلاں ، نہ کر مجھ کو محتاجِ اہلِ جہاں

بحق ولی شاہ درویش نام، رہے صرف اذکار سے تیرے کام

بحق محمد شہ بحر و بر، عنایات و الطاف کی اک نظر

بحق معین ہادیٔ باصفا، بجے دین و دنیا میں ڈنکا مرا

بحق جناب مظفر ولی ، رہے شاخِ نخل تمنا ہری

بحق کرم عبدرازق شاہ، دِکھا مجھ کو یارب حقیقت کی راہ

بحق جناب معالی مجھے، غنی جس سے ہو جاؤں وہ بھیک دے

بحق ولی شاہ عبدالرشید، نہ خوف گنہ کچھ ہو یومِ وعید

بحق شہ پاک منظر علی، کھلا دے مرے دل کی یارب کلی

بحق شہ لا فظ خوش خصال، مرے دل کے ارمان جلدی نکال

بحق ولی شاہِ رزّاق نام، ترے در پہ میرا ہو قصہ تمام

بحق امین احمد پاک دل ، نہ کرنا مجھے پیش احمدؐ خجل

بحق غلامِ محمد نجف ، عطا کر ولایت کا مجھ کو شرف

بحق حسن احمد باصفا، مرے جرم کو بخش دے اے خدا

بحق انیس احمد شاہِ دیں، محبت ہو تیری مرے دل نشیں

بحق انیس احمد بے نظیر، الٰہی مجھے کر دے روشن ضمیر

بحق رشید احمد پاکباز، عیاں مجھ پہ ہو جائے باطن کا راز

بحق رشید احمد باخدا، طریقت کا جاری رہے سلسلہ

بحق شبیہ شہ غوث پاک، ملے مجھ کو بھی یہ روئے تابناک

غلامان سب تیرے بیمار ہیں

بہت ناتواں اور ناچار ہیں

دوا تا کجا اب شفا دے اُنہیں

غرض اپنا جلوہ دِکھا دے اُنہیں

بخشنے کا طریقہ

قل اور شجرہ پڑھنے کے بعد اپنے طور پر مختصر فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے

اور اس طرح گویا ہو: یا الٰہ کارسازہ بندہ نوازہ جو بھی میں نے قل اور تلاوتِ قرآن شریف اور درود شریف پڑھا ہے اور جو کچھ شیرنی یا طعام وغیرہ حسب مقدور حاضر ہیں ان سب کو میں نے تیرے نزدیک نذر کیا تو اسے قبول فرما اور ان سب کا ثواب اپنے پیارے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مقدس کو پہنچا کر بارواح جمیع انبیاء والمرسلین وصدیقین وشہداء والصالحین وبارواح کل اولیاء اللہ وشجرہ کے بزرگانِ دین وائمہ مجتہدین وعلمائے دین وبارواح جمیع المومنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین پڑھ کر چہرے پر ہاتھ پھر لے۔

اس فاتحہ کے علاوہ جو فاتحہ دوسرے مخصوص بزرگوں کی کرنا ہو تو اُن کا نام لے کر اُن کی روح کو ثواب پہنچائے!

طریقہ فاتحہ گیارہویں شریف

اوّل وآخر درود شریف:- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِلْمِ وَ الْحِکَمِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ٥ گیارہ گیارہ بار قُلْ یٰا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ گیارہ بار۔ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ گیارہ بار۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ گیارہ بار۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس گیارہ بار۔ سُوْرَۃِ فَاتِحَہْ گیارہ بار۔ الم تا مُفْلِحُوْنَ گیارہ بار۔ سُوْرَۃِ اَلتَّکَاثُرُ گیارہ بار۔ اٰیَۃَ الْکُرْسِیْ گیارہ بار پڑھے۔

ان سورتوں کے پڑھنے کے بعد یہ پڑھے یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرُ جِیْلَانِیْ شَیأً لِلّٰہِ بعدہ اس طرح ہاتھ اٹھا کر بخشے نذر الہ العلمین ثواب فاتحہ تلاوتِ قرآن پاک و درود شریف وشیرنی بطفیل روح پرفتوح حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و با رواح جمیع انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین خصوصاً بروحِ قطب ربانی غوث صمدانی محبوبِ سبحانی حضرت سیّدنا وشیخنا محی الدین سید ابو محمد شیخ عبالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ از طرف من یا فلاں فلاں قبول باد۔

پھر مندرجہ ذیل اشعار گیارہ بار پڑھے:

سیّد و سلطاں فقیر و خواجہ مخدوم و غریب
بادشاہ و شیخ درویش و ولی مولانۂ

میر صالح فاتحہ ثانی اسامی والدین
بو سعید پیرایشاں مرد حق مردانہ

زینب و بی بی نصیبہ خواہرانِ حضرت اند
ایں اسامی شا نزدہ باید کہ ہر فرزانہ

ضم کند در فاتحہ ایشاں کہ خود فرمودہ اند
تا قبول افتد دراں حضرت فقط ا آآنہ

حمد باری تعالیٰ

میرے عصیاں کشتی کشتی، تیری رحمت دریا دریا
میری ہستی اُجڑی بستی، تیرا جلوہ صحرا صحرا

تیرے جلوے کی اک لو ہے، سورج ہو یا چندا چندا
رٹتا ہے اعجاز احمد، ربی ربی مولا مولا

نعت مقدس

اُن کی ہستی اللہ اللہ
نوری کشتی اللہ اللہ

پائے اقدس جس جا رکھتے
جنت کہتی اللہ اللہ

جس کی قسمیں کھائے اللہ
ایسی بستی اللہ اللہ

آتش میں جا کے ڈھل جائے
واہ رے دستی اللہ اللہ

جامِ وحدت جو پی لے گا
اُس کی مستی اللہ اللہ

بچپن میں ہاتھوں کے اشارے
چاند کی گشتی اللہ اللہ

چاند کو بھی دو ٹکڑے کیا ہے
نوری شکتی اللہ اللہ

اعجازِ احمد کے جلوے
بستی بستی اللہ اللہ

نعت مصطفےٰ

مکہ میں چمکا ہلالِ مصطفےٰ
طیبہ میں بدرِ جمالِ مصطفےٰ

بن تو جاؤ تم بلالِ مصطفےٰ
کیوں نہ پاؤ گے وصالِ مصطفےٰ

ہم کسی کی ٹھوکروں میں آئے کیوں
بھول کر بزمِ خیالِ مصطفےٰ

کعبہ بھی جھکتا رہا جس کی طرف
وہ ہے روئے مہہ میں خالِ مصطفےٰ

کیوں ہماری مسجدیں خالی ہوئیں
دے اذاں کوئی بلالِ مصطفےٰ

اپنے نانا جاں کی اُمت کے لئے
ہوگئے قربان لعلِ مصطفےٰ

آج کیوں یہ قوم رُسوا ہوگئی
چھوڑ کر دامانِ آلِ مصطفٰےؐ

ہر زمانے میں جہانداری کریں
سر پہ رکھتے ہیں جو نعل مصطفٰےؐ

رونقِ عالم ترا اعجازؔ ہے
کیا کوئی لائے مثالِ مصطفٰےؐ

غزل ترغیب و تحریص

ضروری ہے یہاں اللہ کی تو جستجو کرلے
نہیں ملتا ہے تو اُس کے ولی سے آرزو کر لے

اگر اللہ والوں سے تجھے لینا ہے اے غافل
خدا سے لو لگالے اور اُن کو روبرو کرلے

فنا فی الشیخ ہوجا تو فنا فی اللہ سے پہلے
سراپا صورتِ زیبا سے خود کو ہوبہو کرلے

یہ بارش اور ثمر اللہ کے ولیوں کے صدقے ہے
نہ آئے گر یقیں تو اُن سے جاکر گفتگو کرلے

ملا اعجاؔز پھر دل کو لئے چاکِ گریباں میں
صدا آئی کہ جاکر اُن کے کوچے میں رفو کرلے

منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہ

مجھ کو مت چھیڑے ہوں غلامِ علی
رات دن لیتا رہتا ہوں نامِ علی

سب ہیں جنگل کے اور وہ ہے اللہ کا شیر
کیا کوئی لکھ سکے گا مقامِ علی

خود ہی خالق نے نامِ نبی رکھ دیا
مصطفٰے نے بھی رکھا ہے نامِ علی

اُس کی مستی کبھی کم تو ہوگی نہیں
علم کے ہاتھوں جو پی لے جامِ علی

عشق میں عصر کو جب قضا کردیا
چمکی صہبا میں میں پھر سے وہ شامِ علی

وہ شجاعت کہ خیبر فتح کرلیا
دیکھتے رہ گئے بس خصامِ علی

بے جھجھک سو گیا بستر ناز پر
سایۂ سیف میں ہے منامِ علی

کافروں کو عجب ایک دہشت ہوئی
دیکھ کر نیم جاں ہیں حسام علی

مجھ پہ کیسے کوئی کیا فتح پائے گا
دل میں رہتا ہے ہر دم قیامِ علی

آپ کے دور میں کیوں فتح کم ہوئی
فوج ویسی نہ تھی ہے کلام علی

اُن کا مشرب ہے اسرارِ نورِ خدا
چار پیروں سے جاری ہے جامِ علی

کیسے اعجاز کو وہ سبو مل گیا
لیتا رہتا ہے ہر دم جو نامِ علی

منقبت

حضرت سیّدنا امام حسن عالی مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام

امامِ حسن وہ گلشن کھلا ہے
اسی باغ کا پھول غوث الوریٰ ہے

وہ نافِ حسن کو نبی چومتے تھے
یہ کہتے ہوئے اس سے دیں کی بقا ہے

وہ تفریقِ اُمت مٹانے کی خاطر
خلافت کو سونپا کہ ردِ بلا ہے

خلافت کے منصب پہ چھ ماہ رہ کر
امارت کا حق معاویہ کو عطا ہے

زہر دینے والے کو وہ جانتے تھے
مگر پھر بھی بخشا کے وہ بے خطا ہے

نبی کا تھا وعدہ علی کا وہ زادہ
خدا کے لئے صرف قرباں ہوا ہے

وہ اعجاز سیّد کا اب تک ہے جاری
محبت کا پیغام سب کو دیا ہے

منقبت

حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام

نور ـ پیکر میں ذاتِ شبر و شبیر ہے
سرو قد شانِ رسالت کی یہ دو تفسیر ہے

زہر کھا کر، سر کٹا کر پیش نقد جان کی
اللہ اللہ کیا کسی کے خواب کی تعبیر ہے

اُس کے کاشانے میں کیوں تاریکیاں ہونے لگیں
جس کی نسلِ پاک کا ہر بچہ خود تنویر ہے

جو بھی اسکی نسل سے الجھا ہے یا الجھے کبھی
خود میرے مولا کی قدرت اسکی دامن گیر ہے

دے کے جب مصطفےٰ کا واسطہ میدان میں
اپنے بیگانوں میں خط کھینچا ہے کیا تقدیر ہے

یہ تو اعجازِ نبی ہے اُس کے روئے پاک میں
سر کٹا اور بولتا ہے یہ بھی کیا تسخیر ہے

منقبت

حضرت سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

یہاں غوث الاعظم، وہاں غوث الاعظم
نظر آئیں گے ہر جہاں غوث الاعظم

وہ نورِ نبی کے بیاں غوث الاعظم
علی کی ولایت کی جاں غوث الاعظم

جو اہلِ نظر ہیں وہ کہتے رہیں گے
نبی شمس ہیں، کہکشاں غوث الاعظم

بروزِ قیامت یہی میں کہوں گا
اُدھر لے چلو ہیں جہاں غوث الاعظم

طواف اُن کے روضے کا جب میں کروں گا
اُسی وقت ہوں گے عیاں غوث الاعظم

ولی تو بہت آئے، آتے رہیں گے
سبھی تیر ہیں تو کماں غوث الاعظم

وہ اعجاز اُن کا ہوا ایسا ظاہر
یہ نعرہ ہے بس ہر زباں غوث الاعظم

صندل

جدھر دیکھئے اک سما صندلی ہے
چمن میں ہر اک گل کھلا صندلی ہے

فضا صندلی ہے، صبا صندلی ہے
وہ بغداد کی ہر ہوا صندلی ہے

ہر اک سمت پھیلی ہے صندل کی خوشبو
کہ دربارِ غوث الوریٰ صندلی ہے

مرے دل میں آئے بہت رنگ، لیکن
سبھی مٹ گئے، بس رہا صندلی ہے

وہ سارے ستارے الگ رنگ کے ہیں
مگر مشتری نے لیا صندلی ہے

جو دربار میں لے کے جاتا ہے صندل
اُسے غوث نے بھی کیا صندلی ہے

وہ بغداد سے آئے سیّد ہمارے

یہاں رنگ سب کو دیا صندلی ہے

لگائیں نہ کیوں چشم و سر پر یہ صندل
دماغِ دو عالم ہوا صندلی ہے

یہ اعجآز صندل ہے غوث الوریٰ کا
سبھی پر یہ خوش رنگ چڑھا صندلی ہے

منقبت

سرکار سیّد الہند حضرت سیّدنا محمد بن القادری الرزّاقی البغدادی الجہری رضی اللہ عنہ

غوث اعظم کا نسب ہے اور نسبت آپ کی
ہند میں ہے اس طرح گویا امامت آپ کی

کفر کی ہے قید میں چلتی ہے لیکن حکم سے
دل کی دنیا پر ہے سیّدنا حکومت آپ کی

غوث اعظم کا عصا سر سبز ہوکر کہتا ہے
لائے کوئی مثل ہے جیسی کرامت آپ کی

جب سے دیکھا ہے کوئی آیا نہیں ایسا نظر
دل کے پردے پر سجا رکھی ہے صورت آپ کی

وہ ہزاری سال کا افعیٰ محبت بن گیا
زندۂ جاوید ہے روحِ ولایت آپ کی

غوث کے ہیں جانشیں اور غوث ثانی آپ ہیں
ہند کا بغداد ہے گویا اقامت آپ کی

عشق کے خامہ سے لکھی عشق کی تاریخ ہے
اس لئے اس ماہ میں ہوتی ہے شہرت آپ کی

آپ کے اعجاز کی بس ہر طرف اک دھوم ہے
ہند میں روشن ہوئی یوں قادریت آپ کی

منقبت

نبیرۂ سیّدنا اجھری حضرت صاحب عرفاں سیّدنا و مولانا سیّد شاہ سلیماں

القادری الرزّاقی اجھری ثم منوری رضی اللہ عنہ

صاحب عرفاں کی باقی آج بھی پہچان ہے
سارے باراتی ہوئے پتھر یہ کیا فرمان ہے

معرفت کی منزلِ بالا کا وہ مہمان ہے
جس کی اعلیٰ ذات سے بس اس جگہ کی شان ہے

غوث کا ہے لاڈلا سیدنا کا نورِ نظر
ہے نسب میں قادری اور سلسلے کی کان ہے

آپ کے دربار میں یکساں کھڑے شاہ و گدا
بھیڑ منگتوں کی لگی ہے جس میں انس و جان ہے

مسئلہ ہو جس طرح کا حل یہاں ہو جاتا ہے
بادشاہِ جن بھی بولے یہ میرا سلطان ہے

دس چھڑی داروں کے پہرے ہیں لگے ہر وقت یاں
آ کے بھاگے کہاں کیسا بھی وہ شیطان ہے

شہ سلیماں! سب ترے اعجاز کے قائل ہوئے
ہر مریضوں کو شفا ملتی یہاں ایقان ہے

منقبت

انیس بیکساں حضرت علامہ ومولانا سید شاہ حکیم انیس احمد

قادری الرزاقی داؤد نگری رضی اللہ عنہ

مجھ کو تری صورت نے دیوانہ بنایا ہے

اک شمع جلائی کیا پروانہ بنایا ہے

ہے خوب ترا شہرہ رندوں میں انیس جاں

اُجھر سے یہاں آکر میخانہ بنایا ہے

گر جلوۂ سیّدنا ہے دیکھنا تو دیکھو

اس نے بھی عجب روئے جانانہ بنایا ہے

میخانۂ سید میں ڈر ہے نہیں تلچھٹ کا

کیا دے کے زلالی مئے مستانہ بنایا ہے

بغداد سے اُجھر ہے، اُجھر سے منور ہے

داؤد نگر میں تخت شاہانہ بنایا ہے

کیسے تری صورت کو بھولے گا یہاں کوئی

سب کو ہی کش روئے جانانہ بنایا ہے

ہر شاہ و گدا آ کر اک صف میں ہی ملتے ہیں
کیا مست مزہ تو نے پیمانہ بنایا ہے
ہر آئینۂ دل میں اعجاز ترا دیکھا
سب کے لئے اُلفت کا کاشانہ بنایا ہے

منقبت

حضرت علامہ ومولانا شبیہ شاہ جیلاں سید شاہ رشید احمد
القادری الرزّاقی داؤنگری قدس اللہ سرہٗ العزیز

میرا مرشد جیال والا ہے
مصطفےٰ کی وہ آل والا ہے

اچھے اچھوں میں رنگ دیکھا ہے
خوب صورت خصال والا ہے

چاند سورج بھی دیکھتے رہتے
ایسی صورت جمال والا ہے

کتنے منکر بھی لائے پھر ایماں
ایسا حسن مقال والا ہے

کوئی خالی نہ جائے اس در سے
کتنا بہتر خیال والا ہے

عشق سچا نبی کا لے کے چلا
گویا حضرت بلال والا ہے

جو بھی آتا ہے فیض پاتا ہے
خوب جود و نوال والا ہے

وہ فقیری میں کرتا سلطانی
شانِ جاہ و جلال والا ہے

سیّد الہند کا چہیتا ہے
آپ اپنی مثال والا ہے

ہے وہ تصویر غوث اعظم کی
یعنی بدرِ کمال والا ہے

اُس کے اعجاز کی ہے دھوم مچی
کیا ہی وہ جذب و حال والا ہے

سلام

رحمت کل دو عالم پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ آدم پہ لاکھوں سلام

جس کے صدقے بنا دیکھو سارا جہاں
ایسی تخلیق اعظم پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے شہنشاہوں کے دل جھکے
اُس شہنشاہِ اکرم پہ لاکھوں سلام

جس نے سب کی طرف سے بلیٰ کہہ دیا
ایسے مونس و ہمدم پہ لاکھوں سلام

کل ادا دیکھ کر ہر نظر بول اٹھی
فطرتِ روحِ اسلم پہ لاکھوں سلام

نور رکھا گیا' روح داخل ہوئی
جانِ جانانِ عالم پہ لاکھوں سلام

ہاتھ ملتے رُکا نہ زمیں بوس تھا

اُس شجاعت اسلم پہ لاکھوں سلام

وہ چٹائی تھی یا عرش کا تخت تھا
مالک کل دو عالم پہ لاکھوں سلام

اُن کے اعجاز سے سب ہوئے دم بخود
کیوں نہ بھیجیں ہم ہر دم پہ لاکھوں سلام

دعا

یا خدا سن لے اب دعا میری
بخش دینا ہر اک خطا میری

مشکلوں میں تجھے پکارا ہے
رحم کرنا یہ ہے صدا میری

کیسے مجھ پہ کرم نہیں ہوگا
کہہ رہی ہے یہی وفا میری

روز و شب تیرے آگے جھکتا ہوں
کاش مقبول ہو ادا میری

آ گئی جوش میں وہ رحمت حق
سن کے ارحم کی یہ ندا میری

جب بپا حشر میں ہو ہنگامہ
لاج رکھنا تو اے خدا' میری

اپنے محبوب کے طفیل میں دے
کہہ رہی ہے یہی رضا میری

کچھ تو مولا علی کا صدقہ دے
ہو ہر اک مشکلیں کشا میری

آلِ تطہیر کے طفیل میں کر
معاف سب کی جفا خطا میری

جو بھی پیر و جوان مضطر ہیں
بخش سب کو ہے التجا میری

ہر مرض سے شفائے کلی دے
نظر رحمت ہی ہے دوا میری

جو ترے ذکر میں ہوئے حاضر
ساتھ اُن سب کے ہو شفا میری

دین اسلام کو دے شادابی
غرض ہے بس یہی شہا میری

نعت سرور جو لے کے آیا ہوں
رحمت حق سے ہے رجا میری

جاکے اعجازؔ باب رحمت سے
لگ گئی بس یہی دعا میری

خانقاہ عالیہ قادریہ رزّاقیہ کی کتابیں

۱	حیاتِ سیّدنا	انیس بیکساں
۲	اذکارِ طیبہ	انیس بیکساں
۳	انیس القلوب	انیس بیکساں
۴	کلامِ ربانی یا سیّد محی الدین جیلانی	انیس بیکساں
۵	تذکرۃ الصالحین	سیّد شاہ حماد احمد صابر قادری
۶	سلسلۂ نجات	سیّد شاہ حماد احمد صابر قادری
۷	حسن باکمال و بے نظیر	سیّد شاہ حماد احمد صابر قادری
۸	کربل کا مسافر	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۹	معصومیت کے دو پھول	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۱۰	لہو کی پکار	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۱۱	کشکول سیّد الہند (حصہ اوّل)	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۱۲	کشکول سیّد الہند (حصہ دوم)	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۱۳	لہو کا منظر	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۱۴	اعجازِ ن والقلم	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۱۵	بیانِ اشکِ غم	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری
۱۶	کشکول سیّد الہند (حصہ دوم) نیا ایڈیشن	غازیٔ دوراں سید اعجاز احمد قادری

خانقاہ عالیہ قادریہ رزّاقیہ کی کتابیں

نمبر	کتاب	مصنف
۱	حیاتِ سیّدنا	انیس بیکساں
۲	اذکارِ طیبہ	انیس بیکساں
۳	انیس القلوب	انیس بیکساں
۴	کلامِ ربانی یا سیّد محی الدین جیلانی	انیس بیکساں
۵	تذکرۃ الصالحین	سیّد شاہ حماد احمد صابر قادری
۶	سلسلۂ نجات	سیّد شاہ حماد احمد صابر قادری
۷	حسن باکمال و بے نظیر	سیّد شاہ حماد احمد صابر قادری
۸	کربل کا مسافر	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۹	معصومیت کے دو پھول	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۱۰	لہو کی پکار	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۱۱	کشکول سیّد الہند (حصہ اوّل)	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۱۲	کشکول سیّد الہند (حصہ دوم)	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۱۳	لہو کا منظر	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۱۴	اعجاز ن والقلم	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۱۵	بیانِ اشک غم	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری
۱۶	کشکول سیّد الہند (حصہ دوم) نیا ایڈیشن	غازیٔ دوراں سیّد اعجاز احمد قادری